کیرلا ریڈر

اردو

دسویں جماعت

Kerala Reader

URDU

Standard

X

GOVERNMENT OF KERALA
DEPARTMENT OF EDUCATION

Prepared by

State Council of Educational Research and Training (SCERT), Kerala

2025

قومی ترانہ

جن گن من ادِھ نایک جیہ ہے
بھارت بھاگیہ ودھاتا
پنجاب، سندھ، گجرات، مراٹھا،
دراوڑ، اتکل، بنگا
وندھیہ، ہماچل، یمنا، گنگا،
اچھل جل دِھ ترنگا
تواشبھ نامے جاگے
تواشبھ آشش ماگے
گاہے تواجیہ گاتھا
جن گن منگل دایک جیہ ہے
بھارت بھاگیہ ودھاتا
جیہ ہے، جیہ ہے، جیہ ہے،
جیہ جیہ جیہ جیہ ہے!

عہد نامہ

ہندوستان میرا وطن ہے۔ تمام ہندوستانی میرے بھائی اور بہن ہیں۔ میں اپنے ملک سے محبت کرتا ہوں اور مجھے اس کے متنوع اور بیش بہا ورثے پر فخر ہے۔ میں ہمیشہ اس کے شایانِ شان بننے کی کوشش کروں گا۔ میں اپنے والدین، اساتذہ اور بزرگوں کا ادب کروں گا اور ہر ایک کے ساتھ خوش خلقی سے پیش آؤں گا۔ میں اپنے ملک اور لوگوں سے عقیدت کا عہد کرتا ہوں، ان کی بھلائی اور خوش حالی میں میری خوشی مضمر ہے۔

Prepared by
State Council of Educational Research and Training (SCERT)
Poojappura, Thiruvananthapuram - 12, Kerala
E-mail : scertkerala@gmail.com
©
Government of Kerala
Department of Education
2025

پیارے بچّو، خوش آمدید

دسویں جماعت کی درسی کتاب 'کیرلا ریڈر اردو' آپ کے سامنے ہے۔ یہ آپ کی دلچسپی کو نظر میں رکھ کر تیار کی گئی ہے، جس میں بہترین کہانیاں، خوب صورت نظمیں، غزل، مضمون، خاکہ، تقریر، سوانحی خاکہ، سفر نامہ جیسے مختلف اصناف شامل ہیں۔ ان کے ذریعہ دوسروں سے اردو میں گفتگو کرنے، ادب سے لطف اندوز ہونے اور تخلیقی صلاحیت حاصل کرنے کے قابل بن جائیں گے۔

نت نئی تبدیلیوں کے زمانے میں ہمارے اسکول ہائی ٹیک بن گئے ہیں۔ اس کے مطابق درسی کتاب اور تعلیمی عمل میں بھی چند تبدیلیاں لائی گئی ہیں۔ امید ہے کہ کیرلا کے ماحول کے مطابق تیار کی گئی یہ کتاب ایک حد تک آپ کی تعلیمی ضروریات پوری کرے گی اور اس کی مدد سے آپ اردو بولنے، پڑھنے اور لکھنے میں مہارت حاصل کر سکیں گے۔

ڈاکٹر جئے پرکاش آر۔ کے
ڈائریکٹر
ایس۔سی۔ای۔آر۔ٹی
کیرلا

TEXT BOOK DEVELOPMENT COMMITTEE
URDU STD X

ADVISOR

BABU KARATHAN
Research Officer (Rtd.), SCERT, Kerala

CHAIRMAN

N. MOIDEEN KUTTY
Research Officer (Rtd.), SCERT, Kerala

EXPERTS

ABDU NAZIR KUYYIL
HST (Rtd.), GHSS Vazhakkad, Malappuram

Dr. SYED SAJJAD HUSAIN
Former Prof. & HoD, University of Madras

MUHAMMED SALI M K
USO (Rtd.), DGE, TVM

P. MOHAMMED KUTTY
Sr. Lecturer (Rtd.), DIET Palakkad

Dr. MOHAMMED RIZWAN ANSARI
Asst. Prof., Dept. of Urdu, University of Calicut

SHIHABUDHEEN P
Asst. Prof., Govt. College Kondoty, Malappuram

PARTICIPANTS

LATHEEF C M
Govt. TTI(W), Nadakkavu, Kozhikode

BASHEER N
Teacher Educator (Rtd.) Govt. TTI, Malappuram

MAJITHA K T
ASMHSS Velliyanchery, Malappuram

NAFEESA C
HSST (Rtd.) UNION HSS Mambra, Thrissur

ABDUL REHMAN C V
Govt. HSS Narikkuni, Kozhikode

JAMALUDHEEN K T
Govt. VHSS Nellikuth, Malappuram

MUBEENA P V
Govt. HSS Thalappuzha, Wayanad

SOUGANDH RAJ K
Govt. HSS, Kuthuparamba,
Kannur

SOUDABI P N
MMET HSS, Melmuri, Malappuram

ARTISTS

DEVARAJAN P
Drawing Teacher(Rtd.), GHSS, Neeleswaram, Kozhikode

KARIM MUKKAM
Graphic Designer, Mukkam, Kozhikode

ACADEMIC CO-ORDINATOR

Dr. A SAFEERUDEEN
Research Officer, SCERT Kerala

بھارت کا آئین

تمہید

ہَم بھارت کے عوام متانت و سنجیدگی سے عزم کرتے ہیں کہ بھَارت کوایک مقتدرسماج وادی غیرمذہبی عوامی جمہوریہ بنائیں اور اس کے تمام شہریوں کے لیے حاصل کریں:

انصاف، سماجی، معاشی اور سیاسی،

آزادیِ خیال، اظہار، عقیدہ، دین اور عبادت،

مساوات بہ اعتبار حیثیت اور موقع،

اور ان سب میں

اخوت کو ترقی دیں جس سے فرد کی عظمت اور قوم کے اتحاد اور سالمیت کا تیقن ہو،

اپنی آئین ساز اسمبلی میں آج چھبیس نومبر، 1949ء کو یہ آئین ذریعہ ہذا اختیار کرتے ہیں، وضع کرتے ہیں اور اپنے آپ پر نافذ کرتے ہیں۔

فہرست

یونٹ	نمبر	عنوان	صنف	صفحہ
یونٹ 1 دل کی آواز	۱	غزل	غزل	8
	۲	درخشاں ستارہ	خاکہ	14
	۳	درسِ عمل	نظم	19
	۴	سنگیت کا کرشمہ	کہانی	23
یونٹ 2 زبان کی مٹھاس	۵	پنچایت	افسانہ	31
	۶	ہماری تاریخ	نظم	38
	۷	خبروں کی دنیا	مضمون	42
	۸	انقلاب کی راہ میں	خاکہ	49
یونٹ 3 محنت کی شان	۹	خوش قسمت کون ہے؟	تقریر	59
	۱۰	محنت کی عظمت	نظم	64
	۱۱	انمول رتن	سوانح	69
	۱۲	رعایا کی خدمت	کہانی	74
یونٹ 4 فطرت کی پکار	۱۳	ہوا	نظم	83
	۱۴	درخت کا سایہ	کہانی	89
	۱۵	نیل کے ساحل پر	سفر نامہ	96

یونٹ ۔ ۱

دل کی آواز

نفرت مٹائیں گے ہم الفت جگائیں گے ہم
روٹھے منائیں گے ہم جینا سکھائیں گے ہم

جعفرؔ ملیح آبادی

غزل

محبت انسانیت کا سب سے قیمتی جوہر ہے۔ یہ ہمیں انسان بناتی ہے، خوشی اور اطمینان بخشتی ہے۔ زندگی کو خوب صورت بناتی ہے۔ اردو غزل میں محبت کا یہی پیغام ہمیں ملتا ہے۔ آیئے، ہم مل کر غزل کے اس جادو کا لطف اٹھائیں۔

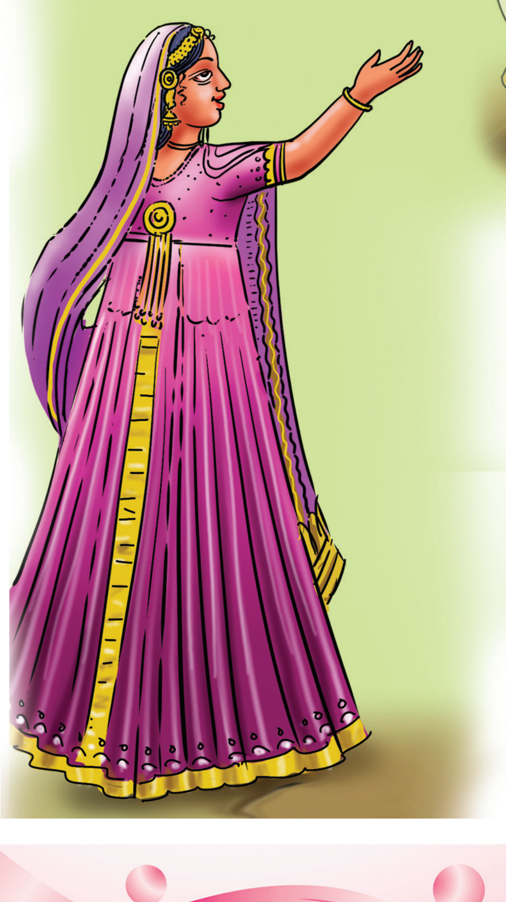

اب تو مذہب کوئی ایسا بھی چلایا جائے
جس میں انسان کو انسان بنایا جائے
جس کی خوش بو سے مہک جائے پڑوسی کا بھی گھر
پھول اس قسم کا ہر سمت کھلایا جائے
آگ بہتی ہے یہاں گنگا میں جھیلم میں بھی
کوئی بتلائے کہاں جا کے نہایا جائے

پیار کا خون ہوا کیوں یہ سمجھنے کے لیے
ہر اندھیرے کو اجالے میں بلایا جائے
میرے دکھ درد کا تجھ پر ہو اثر کچھ ایسا
میں رہوں بھوکا تو تجھ سے بھی نہ کھایا جائے
جسم دو ہو کے بھی دل ایک ہوں اپنے ایسے
میرا آنسو تیری پلکوں سے اٹھایا جائے
گیت انمن ہے، غزل چپ ہے، رباعی ہے دکھی
ایسے ماحول میں نیرؔج کو بلایا جائے

گوپال داس نیرؔج

گوپال داس نیرؔج

اردو اور ہندی کے باکمال شاعر گوپال داس سکسینہ ۱۹۲۵ء کو اترپردیش میں اِٹاوہ (Etawah) کے قریب پیدا ہوئے۔ کم عمری میں ہی شاعری کرنے لگے۔ انھوں نے اپنا تخلص 'نیرج' رکھا۔ نیرج نے بڑا عرصہ علی گڑھ کے دھرم سماج کالج میں ہندی ادب کے پروفیسر کی حیثیت سے گزارا۔ انھوں نے 'دوہے' اور 'ہائیکو' بھی خوب لکھے۔ درد دیا ہے، آساوری، بادلوں سے سلام لیتا ہوں، گیت جو گائے نہیں وغیرہ ان کی شاعری کی کتابیں ہیں۔انھیں ۱۹۹۱ء میں پدم شری اور ۲۰۰۷ء میں پدم بھوشن کے اعزاز سے نوازا گیا۔ اس کے علاوہ فلمی دنیا میں بہترین نغمے کے لیے انہیں مسلسل تین بار فلم فیئر ایوارڈ بھی ملا۔ ان کا انتقال ۱۹ جولائی ۲۰۱۸ء میں ہوا۔

تعلیمی سرگرمیاں

نظم پیش کریں

یہ غزل کئی گلوکاروں نے مختلف طرز میں پیش کی ہے۔ آیئے، ہم بھی یہ غزل ترنم سے پیش کریں۔

رائے پیش کریں

اب تو مذہب کوئی ایسا بھی چلایا جائے
جس میں انسان کو انسان بنایا جائے
جس کی خوش بو سے مہک جائے پڑوسی کا بھی گھر
پھول اس قسم کا ہر سمت کھلایا جائے

'انسان کو انسان بنانا' سے شاعر کا کیا مقصد ہے؟ جدید دور میں انسانیت اور مذہبی رواداری کی اہمیت کیا ہے؟ اپنی رائے پیش کریں۔

مفہوم سمجھیں اور لکھیں

غزل پڑھیں۔ مثال کی روشنی میں جدول مکمل کریں۔

شعر	مفہوم
جس کی خوشبو سے مہک جائے پڑوسی کا بھی گھر پھول اس قسم کا ہر سمت کھلایا جائے	اس شعر میں شاعر ایک ایسی محبت اور بھائی چارگی کی بات کرتا ہے جو صرف اپنے تک محدود نہ ہو بلکہ اس کی خوشبو پڑوسیوں تک بھی پہنچے۔ وہ چاہتا ہے کہ ایسی محبت اور انسانیت کا پھول ہر طرف کھلے جس سے ہر کوئی فائدہ اٹھائے۔
اب تو مذہب کوئی ایسا بھی چلایا جائے جس میں انسان کو انسان بنایا جائے	______ ______
آگ بہتی ہے یہاں گنگا میں جھیلم میں بھی کوئی بتلائے کہاں جا کے نہایا جائے	______ ______

شعر پہچان کر لکھیں

شعر	مفہوم
______ ______	شاعر کہتا ہے کہ ہمارے جسم تو الگ الگ ہیں۔ لیکن دل اس طرح ایک ہونا چاہیے کہ میرا آنسو تیری پلکوں سے اٹھائے جائیں یعنی اپنے دوست کے دکھ کو اپنا دکھ سمجھنا چاہیے۔ اس کو تسلی دے کر ساتھ دینا چاہیے۔

--------------------------------- ---------------------------------	شاعر کہتا ہے کہ اس ماحول میں، جہاں ہر طرف غم اور خاموشی چھائی ہوئی ہے، گیت اور غزلوں میں بھی خوشی نہیں رہی، رباعیاں بھی افسردہ ہیں، ایسے میں نیرج جیسے شاعر کو بلایا جائے تاکہ وہ اس دکھ بھری فضا میں امید کی بات کرے اور لوگوں کو خوشی اور محبت کی طرف واپس لائے۔

تحسینی نوٹ تیار کریں

گوپال داس نیرؔج کی یہ غزل آپ کو کیسی لگی؟ اشاروں پر غورکریں اور تحسینی نوٹ تیار کریں۔

تحسینی نوٹ تیار کرتے وقت ان باتوں کا لحاظ رکھیں:

- شاعر کا تعارف
- غزل کا موضوع
- شاعری کا انداز
- زبان کی خوب صورتی
- شعری خوبیاں
- غزل پر ذاتی رائے
- عصری اہمیت

پڑھیں لکھیں

گوپال داس نیرؔج کی یہ غزل پڑھ کر خانہ پُر کریں۔

غزل کا مطلع لکھیں	
غزل کے قافیہ چن کر لکھیں	جیسے: چلایا ، بنایا
غزل کا مقطع لکھیں	
شاعر کا تخلص لکھیں	

شاعروں کو پہچانیں، انٹرنیٹ کے ذریعہ معلومات حاصل کر کے نوٹ تیار کریں۔

پروین شاکر

گلزار

شہریار

دیگر سرگرمی

جمع کر کے پیش کریں

- غزلیں جمع کریں اور پسندیدہ اشعار کلاس میں پیش کریں۔

انٹرنیٹ کی مدد لیں

- انٹرنیٹ کی مدد سے اردو کے مشہور شعرا اور گلوکاروں کو پہچانیں۔

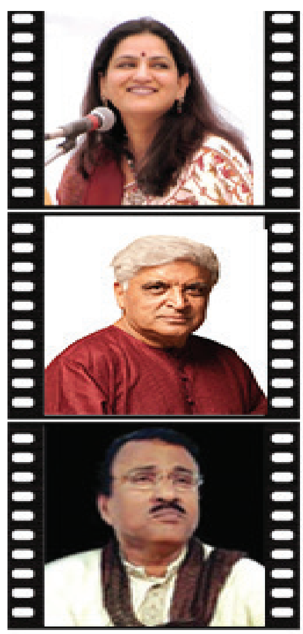

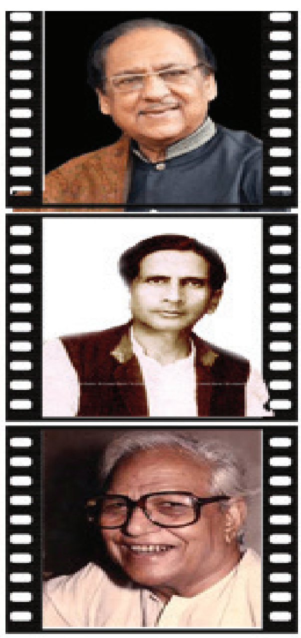

درخشاں ستارہ

تاریخ گواہ ہے کہ ذات پات کے نظام نے ہزاروں سال تک ہندوستانی معاشرے کو تباہ کر ڈالا۔ نچلی ذات کے لوگوں کو انسانی حقوق سے محروم رکھا گیا اور ان پر طرح طرح کے ظلم و ستم ڈھائے گئے۔ اندھیرے کی اُس رات میں ایک ایسا ستارہ نمودار ہوا جس نے لاکھوں لوگوں کی زندگیوں میں روشنی بکھیر دی۔

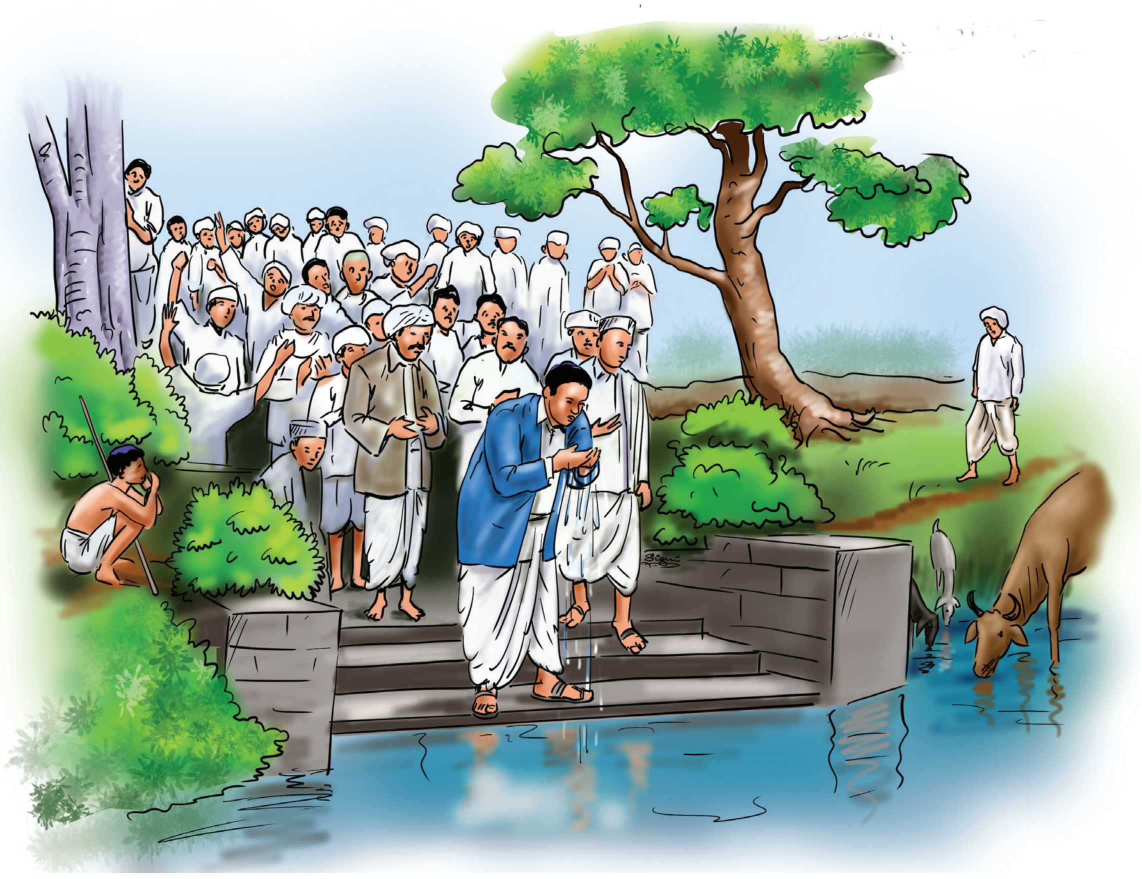

سُکپال اور اس کی بیوی رمابائی مدھیہ پردیش کی بستی مہو (Mhow) میں رہتے تھے۔ سکپال ایک سپاہی تھے۔ ان کی زندگی مشکلات سے بھری ہوئی تھی۔ان کے ہاں ۱۴ اپریل ۱۸۹۱ء کو ایک

بچہ پیدا ہوا۔ یہ ان کے چودھواں بچہ تھا۔ اپنی مشکلات کے باوجود بھی انھوں نے اپنے بچوں کی اچھی پرورش کی۔ لیکن ان کے کئی بچے چھوٹی عمر میں ہی مرگئے۔جب چودھواں بچہ بھیم چھ سال کا تھا والدہ رمابائی کا بھی انتقال ہو گیا۔ والدہ کے انتقال کے بعد بھیم کی پرورش ان کی پھوپھی نے کی تھی۔

ایک بار بھیم اور اس کے بھائی نے اپنے والد سے ملنے کےلیے ریل گاڑی کا سفر کیا۔ اس وقت بھیم نو سال کا تھا۔دونوں بھائی اسٹیشن پر اترے۔ کسی وجہ سے ان کے والد ان کو لینے نہ پہنچ سکے تھے۔ گاؤں دور تھا اور راستہ بھی ٹھیک نہیں تھا۔ اسٹیشن ماسٹر نے دونوں کو ایک بیل گاڑی مہیا کرا دی۔ دونوں بھائی اس گاڑی میں بیٹھ کر کچھ ہی دور گئے تھے کہ گاڑی والا ان سے باتیں کرنے لگا۔باتوں باتوں میں پتہ چلا کہ یہ بچے نچلی ذات کے ہیں۔ جیسے ہی اسے ان کی ذات کے بارے میں معلوم ہوا، اس نے ان دونوں کو گاڑی سے نیچے اتار دیا۔ پیدل چلتے چلتے وہ تھک گئے۔ لیکن راستے میں کسی نے ان کو پینے کے لیے پانی تک نہیں دیا۔ دونوں بھائی روتے بلکتے پیدل ہی والد کے پاس پہنچے۔

بھیم بہت ذہین تھا۔ پھر بھی اپنی ذات کی وجہ سے اس کو بے شمار اذیتیں سہنی پڑیں۔ وہ سنسکرت سیکھنا چاہتا تھا لیکن موقع نہ ملا۔ اس نے فارسی زبان کی تعلیم حاصل کی اور اوّل درجہ حاصل کیا۔

اسکول کی تعلیم کے دوران اس کو گھر سے لائی ہوئی بوری پر کلاس روم کے ایک کونے میں بٹھایا جاتا تھا۔ کوئی اور اس بوری کو ہاتھ بھی نہیں لگاتا تھا۔ اسی طرح اسے اسکول کے نل کو بھی ہاتھ لگانے کی اجازت نہ تھی۔ اگر اسے پانی پینا ہوتا تو کوئی لڑکا اوپر سے منہ میں پانی گرا دیتا۔

اس بے عزتی سے وہ بہت دکھی تھا۔لیکن اس کے باوجود بھی اسکول کے چند برہمن اساتذہ اس کے ساتھ ہمدردی سے پیش آتے تھے۔اس کے اسکول میں کرشن کیشو امبیڈکر نامی ایک استاد تھے جو ذات پات کی تفریق کو نہیں مانتے تھے۔وہ سب کے ساتھ برابری کا سلوک کرتے تھے۔وہ بھیم راؤ کو بہت چاہتے تھے۔استاد اور شاگرد کا یہ رشتہ ایسا مضبوط ہواکہ آگے چل کر وہ بھیم راؤ سکپال سے بھیم راؤ امبیڈکر بن گیا۔

اس زمانے میں تعلیم کی کمی کے باعث ذات پات، سماجی نابرابری اور بھید بھاؤ بہت زیادہ تھا۔ تعلیم حاصل کرنے کے لیے ان کو کئی رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑا۔ مگر ان کے دل میں علم حاصل کرنے کا جذبہ تھا۔اسی لیے وہ آگے ہی بڑھتے گئے ۔آخرکار اعلیٰ تعلیم کے لیے انہیں انگلستان جانے کا موقع مل گیا۔ انگلستان سے واپس آنے کے بعد انھوں نے ملک سے چھوت چھات اور ذات پات کی تفریق مٹانے کی کوششیں کیں۔ انھوں نے اپنے جیسے کمزور انسانوں پر ہونے والے

ظلم و ستم اور نا انصافیوں کے خلاف آواز اٹھائی۔ ان کا خیال تھا کہ سماج میں باعزت زندگی گزارنے کے لیے تعلیم بے حد ضروری ہے۔ تعلیم بہت سی برائیوں کو ختم کر دیتی ہے۔ آگے چل کر یہ لڑکا دستورِ ہند کے معمار ڈاکٹر بی آر امبیڈکر کے نام سے مشہور ہوا۔

ڈاکٹر بی آر امبیڈکر نے مختلف ممالک کے دستور کا تجزیہ کرکے ہندوستان کا دستور تیار کیا جو دنیا کا سب سے بڑا تحریری آئین ہے۔ ہندوستان کا آئین تیار کرتے وقت انھوں نے اس بات پر زور دیا کہ دلِت، پسماندہ، اچھوت وغیرہ لوگوں کے حقوق کا تحفظ کیا جائے اور ان کو انصاف اور مساوات ملیں۔

اُن کی نظر میں سب لوگ برابر تھے۔ انھوں نے کہا تھا:

"ذات پات اور بھید بھاؤ بے معنی ہیں۔"

بابا صاحب چاہتے تھے کہ سب کے ساتھ یکساں سلوک کیا جائے۔ ہر شخص کو اُس کا جائز حق ملے۔ ہندوستان کو دنیا کا سب سے بڑا سیکولر اور جمہوری ملک بنانے میں ڈاکٹر بی آر امبیڈکر کا رول بہت بڑا ہے۔ ہندوستان کا یہ عظیم رہنما ۶ دسمبر ۱۹۵۶ء کو اس دنیا سے چل بسا۔

تعلیمی سرگرمیاں

پڑھیں لکھیں

- گاڑی والے نے امبیڈکر کو گاڑی سے کیوں اتارا تھا؟
- ڈاکٹر امبیڈکر کو اپنے بچپن میں کن کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا؟
- بھیم راؤ کا نام کیسے بھیم راؤ امبیڈکر بن گیا؟
- ڈاکٹر امبیڈکر کو 'دستور ہند کا معمار' کیوں کہا جاتا ہے؟

واقعہ پیش کریں

امبیڈکر کی زندگی کے کون سے پہلو نے آپ کو زیادہ متاثر کیا؟ کیوں؟ کوئی ایک واقعہ پیش کریں۔

تصوّر کریں اور لکھیں

امبیڈکر کو اسکول کے نل سے بھی پانی لینے کی اجازت نہ تھی۔ اسی طرح کی سماجی نابرابری کے بارے میں اپنے خیالات لکھیے۔

سمینار منعقد کریں

'امبیڈکر،انسانیت کا علم بردار' اس موضوع پر آپ کے اسکول میں سمینار ہونے والا ہے۔ انٹرنیٹ کے ذریعہ معلومات حاصل کر کے مقالہ تیار کریں۔

دیواری میگزین تیار کریں۔

مختلف شخصیتوں کے اقوال پڑھیے۔

"اگر آپ سورج کی طرح چمکنا چاہتے ہیں، تو پہلے سورج کی طرح جلنا سیکھیں۔"

اے پی جے عبدالکلام

"تبدیلی وہی لائے گا جو اسے دیکھنے کی جرأت کرے گا۔"

مہاتما گاندھی

اس طرح کے اقوال جمع کر کے ایک دیواری میگزین تیار کریں۔

دیگر سرگرمی

تصویری البم بنائیں

امبیڈکر کی طرح اپنے ملک کی خدمات انجام دینے والے کئی شخصیات ہیں۔ ان کا تصویری البم تیار کریں۔

درسِ عمل

اتحاد ہی ترقی کی بنیاد ہے۔ہمیں ایک دوسرے کا ساتھ دیتے ہوئے آگے بڑھنا ہے۔اگر ہم سب مل کر اتحاد کے ساتھ کام کریں تو اپنے ملک کو ترقی کی بلندیوں تک پہنچا سکتے ہیں۔ آئیے، ہم اس نظم کو مل جل کر پڑھیں۔

اٹھو ! قدم قدم سے ملاتے چلے چلو!
سب مل کے ایک راہ بناتے چلے چلو!
منزل کی دُھن میں جھومتے گاتے چلے چلو !
ہر مرحلے کو سہل بناتے چلے چلو!
تفریق رنگ و نسل مٹاتے چلے چلو!
انسانیت کی شان دکھاتے چلے چلو!
آگے بڑھو ! رُکو نہ کسی رہ گزار پر!
ہر دم سفر کا لطف اٹھاتے چلے چلو!
ٹوٹے ہوئے دلوں کو محبت سے جوڑ دو!
جوہر عمل کے اپنے دکھاتے چلے چلو!
چمکو گگن کے تاروں کی صورت زمین پر
تم آسماں زمیں کو بناتے چلے چلو

پَت جھڑ کی رُت میں پھول کھِلانا کمال ہے
پت جھڑ کی رُت میں پھول کھِلاتے چلے چلو
بدلے خزاں نظیرؔ چمن میں بہار سے
وہ گیت زندگی کے سناتے چلے چلو

سعادت نظیرؔ

سعادت نظیرؔ

سعادت نظیرؔ اردو کے مشہور شاعر ہیں۔ ان کی پیدائش ۲۶ مارچ ۱۹۲۶ء کو ہوئی۔ انھیں بچپن ہی سے روزگاری کا سخت مقابلہ کرنا پڑا۔ لیکن انھوں نے اپنی ہمت سے تعلیم پوری کی۔

وہ غزل اور نظم دونوں لکھتے تھے۔ان کی فطرت بڑی پاکیزہ تھی اور یہی پاکیزگی ان کی تمام نظموں اور غزلوں میں پائی جاتی ہے۔ پھول کلیاں ،آب و رنگ، آب و تاب، نوید گل، آثار ان کے شعری مجموعے ہیں۔

تعلیمی سرگرمیاں

نظم پیش کریں

آئیے، سعادت نظیرؔ کی نظم 'درسِ عمل' مختلف طرز میں پیش کریں۔

خیالات اظہار کریں

تفریق ِ رنگ و نسل مٹاتے چلے چلو
انسانیت کی شان دکھاتے چلے چلو

اس شعر کے ذریعے انسانیت کے بارے میں شاعر کیا کیا کہنا چاہتا ہے؟
اپنے خیالات اظہار کریں۔

مفہوم لکھیں

ٹوٹے ہوئے دلوں کو محبت سے جوڑ دو
جوہرِ عمل کے اپنے دکھاتے چلے چلو

- ٹوٹے ہوئے دلوں کو کیسے جوڑیں؟
- اس شعر کے ذریعے شاعر کیا کہنا چاہتا ہے؟ مفہوم اپنے الفاظ میں لکھیں۔

تحسینی نوٹ تیار کریں

نظم 'درسِ عمل' آپ نے پڑھی ہے نا؟ اس کا مرکزی خیال کیا ہے؟
اس نظم کے ذریعہ شاعر کیا کیا کہہ رہا ہے؟ نظم کی شعری خوبیاں کیا کیا ہیں؟
بچّو، ان سوالوں کی روشنی میں ایک تحسینی نوٹ تیار کریں۔

پڑھیں پہچانیں

مثالوں کی مدد سے جدول مکمل کریں۔

ملاتے چلو بناتے چلو _______________ _______________	بڑھتے رہو کرتے رہو _______________ _______________

نظم لکھیں

اٹھو! قدم قدم سے ملاتے چلے چلو!
سب مل کے ایک راہ بناتے چلے چلو!
منزل کی دُھن میں جھومتے گاتے چلے چلو!
ہر مرحلے کو سہل بناتے چلے چلو!

ان اشعار میں شاعر نے اتحاد و اتفاق سے کام کرنے کی اہمیت پیش کی ہے۔اسی طرح آپ بھی اپنے پسندیدہ موضوع پر اشعار لکھنے کی کوشش کریں۔

نمونے کے مطابق لکھیں

ملنا - چلنا	ملاتے چلو
بنانا - چلنا	
_______________	مٹاتے چلو
دکھانا - چلنا	
اٹھانا - چلنا	
_______________	کھلاتے چلو

دیگر سرگرمی

انسانیت کے موضوع پر اردو زبان میں کئی نظمیں ہیں۔گوشۂ مطالعہ یا انٹرنیٹ کی مدد سے مماثل نظمیں جمع کرکے کلاس میں پیش کریں۔

سنگیت کا کرشمہ

دنیا میں امن و سلامتی قائم رہنا چاہیے۔عالمی شہریت سے نہ صرف امن قائم ہوگا بلکہ دنیا میں ترقی اور خوش حالی بھی آئے گی۔ ہم ایک دوسرے کے عقائد، نظریات اور روایتوں کا احترام کریں اور باہمی تعاون رکھیں تو دنیا میں ہمیشہ خوش حالی قائم رہے گی۔

سلطنتِ سمرقند میں بہرام نامی ایک بادشاہ حکومت کرتا تھا جو زیادہ سے زیادہ ملکوں کو فتح کرنے اور اپنی سلطنت کو وسیع کرنے کے خیال میں گُم رہا کرتا تھا۔ ایک دن وہ اپنی بڑی فوج کو لے کر جنگ کے لیے روانہ ہوا۔ اس کے ساتھ اس کا وزیر حکیم خان بھی شامل تھا۔

کوسوں دور چلتے چلتے وہ تھک گئے۔ شام ڈھلنے لگی۔ آرام کرنے کے لیے ایک جگہ کی تلاش میں تھے کہ انھیں ایک حسین باغ نظر آیا۔ بادشاہ کے حکم کے مطابق اس باغ کے پاس خیمے ڈالے گئے۔

یہ بڑی پُرسکون جگہ تھی۔ اس رات بادشاہ اور فوجی آرام سے سو گئے۔ صبح سویرے بادشاہ، حکیم خان کے ساتھ اس دل کش باغ کی سیر کرنے لگا۔ رنگ برنگے پھول کھلے ہوئے تھے، ہوا میں پھول پودے جھوم رہے تھے۔ پھول اور سبز گھاس پر شبنم کے قطرے موتیوں کی طرح چمک رہے تھے۔ اچانک باغ کے ایک گوشے سے سریلی آواز میں دلکش نغمہ سنائی دیا۔

بادشاہ موسیقی کا دلدادہ تھا مگر اتنا دلکش نغمہ اس نے کبھی نہیں سنا تھا۔ بادشاہ اور حکیم خان ان کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ مشہور صوفی بزرگ لائیکور خدا کی یاد میں نغمہ زن تھے۔ لائیکور نے دونوں کو اپنے پاس بٹھایا۔ خیریت دریافت کرنے کے بعد لائیکور ایک روٹی لائے اور کہا کہ ”یہ روٹی راجا کی نابینائی دور کرنے کے لیے ہے۔“ اتنا کہہ کر وہ روٹی کھانے لگے۔

عام طور پر اگر کوئی بادشاہ کے خلاف آواز اٹھاتا یا اسے برا بھلا کہتا تو اس کا سر قلم کرا دیتا۔ لیکن وہ صوفی بزرگ کے دلکش نغمے سے اتنا متاثر تھا کہ ان کا احترام کرتے ہوئے پوچھا۔

”آپ مجھے اندھا کیوں کہتے ہیں؟ جب کہ مجھے سب کچھ صاف دکھائی دیتا ہے۔“

لائیکور نے کہا۔ ”سلطنت بڑھانے کی ہوس نے تمھیں اندھا کر دیا ہے۔کیا تمھیں اپنے ملک کی رعایا کی بھوک، افلاس اور تنگ دستی دکھائی نہیں دیتی؟ ایک اچھے بادشاہ کے لیے

نہایت ضروری ہے کہ ملک کی توسیع کے ساتھ ساتھ رعایا کی خوش حالی کا بھی خیال رکھے۔"
بادشاہ کو صوفی بزرگ کی بات بہت ہی ناگوار گزری اور اپنی ناراضگی کا اظہار کیا۔

لائیکور نے بادشاہ کی ناراضگی کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

"اس دنیا کو فتح کرکے تم کیا حاصل کروگے؟ کتنی جانوں کی قربانی دے کر تم اپنی ضد پوری کروگے۔ آپ کو لاشوں کے انبار کیوں نظر نہیں آتے؟ آپ کو آنسو بہاتے بچے کیوں دکھائی نہیں دیتے؟ آپ مکمّل طور پر اندھے ہیں۔"

سلطان کو لائیکور کی باتیں سمجھ میں آگئیں۔ مگر وہ واپس لوٹنے کے قابل نہ تھا۔ بادشاہ نے کہا کہ "نہیں، ملکوں کو فتح کیے بغیر مجھے آرام نہیں ملے گا۔"

لائیکور نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے حکیم خان سے کہا۔ "تم بادشاہ کے وزیر اور مشیرِ خاص ہو۔ تمھارے پاس عقل و ذہانت کی کمی نہیں۔ پریشان حال رعایا کی حالت کے تم بھی اتنے ہی ذمہ دار ہو جتنا کہ تمھارا بادشاہ۔ تم اپنی زندگی سلطان کی تعریفوں میں ضائع کر رہے ہو۔"

لائیکور کی باتیں وزیر کے دل میں اتر گئیں۔ اسے کبھی کسی نے تنقید کا نشانہ نہیں بنایا تھا۔ وہ لائیکور کے قدموں میں گر پڑا۔ بادشاہ، حکیم خان میں آئی ہوئی تبدیلی کو دیکھ کر حیران رہ گیا۔ بادشاہ نے اسے اپنے ساتھ لے جانے کی کوشش کی، کیوں کہ وہ حکیم خان کی ذہانت اور اس کے مشوروں کی بدولت جنگ میں کامیابی حاصل کرتا تھا۔ لیکن اب حکیم خان بادشاہ کے ساتھ جانے کو تیار نہ تھا۔ بادشاہ نے حکیم خان کو آدھی سلطنت دینے کی لالچ دی۔ حکیم خان نے احترام کے ساتھ کہا:

"حضور! میں اب اندھا نہیں ہوں۔ میری بینائی واپس آگئی ہے۔"

تعلیمی سرگرمیاں

پڑھیں اور لکھیں

- صوفی بزرگ لائیکور نے بادشاہ کو اندھا کیوں کہا؟
- 'بادشاہ نے حکیم خان کو اپنی سلطنت کا آدھا حصہ دینے کا وعدہ کیا۔' کیوں؟
- ''حضور! میں اب اندھا نہیں ہوں۔ میری بینائی واپس آگئی ہے۔''

حکیم خان نے ایسا کیوں کہا؟

خط تیار کریں

- لائیکور کی باتوں سے حکیم خان بہت متاثر ہوا اور اس نے اپنی طرزِ زندگی بھی بدل دی۔ اب حکیم خان لائیکور کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس کو ایک خط لکھنا چاہتا ہے۔ لائیکور کے نام حکیم خان کا خط تیار کریں۔

خیالات واضح کریں

- ''اس دنیا کو فتح کر کے تم کیا حاصل کرلوگے؟ کتنی جانوں کی قربانی دے کر تم اپنی ضد پوری کروگے؟ آپ کو لاشوں کے انبار کیوں نظر نہیں آتے ہیں؟''

موجودہ دور میں لائیکور کے اس قول کی اہمیت کیا ہے؟ اپنے خیالات واضح کیجیے۔

مرکزی خیال لکھیں

کہانی ' سنگیت کا کرشمہ ' کے ذریعہ ہمیں کیا پیغام ملتا ہے؟

کہانی کا مرکزی خیال پیش کریں۔

کرداری نوٹ تیار کریں

کہانی ' سنگیت کا کرشمہ ' میں آپ کا پسندیدہ کردار کون ہے؟ اشاروں کی مدد سے کرداری نوٹ تیار کریں۔

کرداری نوٹ تیار کرتے وقت ان باتوں کا خیال رکھیں۔

* کہانی میں کردار کا رول * کردار کی خصوصیات * پسند کرنے کی وجوہات

اسکٹ تیار کریں

اس کہانی کا کون سا پہلو آپ کو زیادہ پسند آیا؟

اسکرپٹ تیار کریں اور اسکٹ کلاس میں پیش کریں۔

فرہنگ

fragrance	സുഗന്ധം	مہک
Jhelum river	ഝലം നദി	جھیلم ندی
effect	സ്വാധീനം, പ്രഭാവം	اثر
muted, silent, unhappiness	ഉദാസീനത	انمن
eyelid	കൺപോള	پلک
take care	പരിപാലനം	پرورش
to provide	ലഭ്യമാക്കുക, നൽകുക	مہیّا کرنا
caste	ജാതി	ذات
on foot	കാൽനടയായി	پیدل
torture, Racks	ബുദ്ധിമുട്ട്, പീഢനം	اذیت
rank, position	സ്ഥാനം	درجہ
equality	സമത്വം	برابری
insult	അപമാനം	بے عزتی
kindness	ദയ	مہربانی
behaviour	പെരുമാറ്റം	سلوک
strong	ശക്തമായ, ദൃഢമായ	مضبوط
barrier	തടസ്സം	رکاوٹ
untouchability	തൊട്ടുകൂടായ്മ	چھوت چھات
discrimination	വിവേചനം	تفریق
emotion, feeling	വൈകാരികത	جذبہ
constitution	ഭരണഘടന	دستور
architect	ശിൽപി	معمار
analyse	വിശകലനം ചെയ്യുക	تجزیہ کرنا
script	രചന	تحریر
guide	മാർഗനിർദേശകൻ	رہنما

tune, raga	രാഗം	دُھن
to simplify	എളുപ്പമാക്കുക	سہل بنانا
sky	ആകാശം	گگن
excellence, vertue	ഗുണം, മേന്മ	جوہر
autumn season	ശിശിരം, ഇലപൊഴിയും കാലം	پت جھڑ کی رت
empire, dynasty	ഭരണകൂടം, സാമ്രാജ്യം	سلطنت
immerse oneself	മുഴുകുക	گم رہنا
to conquer	ജയിക്കുക	فتح کرنا
to depart	പുറപ്പെടുക	روانہ ہونا
miles away	മൈലുകൾ അകലെ	کوسوں دور
set up a tent	ക്യാമ്പ് ചെയ്യുക, ടെന്റ് കെട്ടുക	خیمے ڈالنا
lover	പ്രേമി	دلدادہ
to sing a song	ഗാനമാലപിക്കുക	نغمہ زن
behead	തലയറുക്കുക, കൊലപ്പെടുത്തുക	سر قلم کرنا
greed	അത്യാഗ്രഹം	ہوس
expansion	വിപുലീകരണം	توسیع
unpleasant	അരോചകമായ	ناگوار
intelligence	ബുദ്ധി	ذہانت
awareness	ബോധവത്ക്കരണം	بیداری
poverty	ദാരിദ്ര്യം	تنگ دستی

یونٹ ۔ ۲

زبان کی مٹھاس

اسی زبان سے وطن کے ہونٹوں نے نعرۂ انقلاب پایا
اسی سے انگریز حکمرانوں نے خودسری کا جواب پایا
اسی سے میری جواں تمنّا نے شاعری کا رباب پایا
ہماری پیاری زبان اردو۔۔۔۔

علی سردار جعفریؔ

پنچایت

منشی پریم چند کے افسانوں میں دیہی زندگی کی جیتی جاگتی تصویر ملتی ہے۔ 'پنچایت' ان کا ایک مشہور افسانہ ہے۔ اس زمانے کی پنچایت سے مراد ایک روایتی، دیہی یا مقامی عدالت ہے جو دیہات میں انصاف فراہم کرنے کے لیے قائم کی جاتی تھی۔ پنچایت دراصل گاؤں کے بزرگوں یا معزز افراد پر مشتمل ہوتی تھی جو آپسی جھگڑوں اور تنازعات کو حل کرنے کے لیے مقامی سطح پر فیصلے کرتی تھی۔ اس دور میں سرکاری عدالتوں تک رسائی مشکل اور مہنگی ہوتی تھی۔ اس لیے زیادہ تر لوگ اپنے معاملات کو پنچایت کے ذریعہ حل کیا کرتے تھے۔

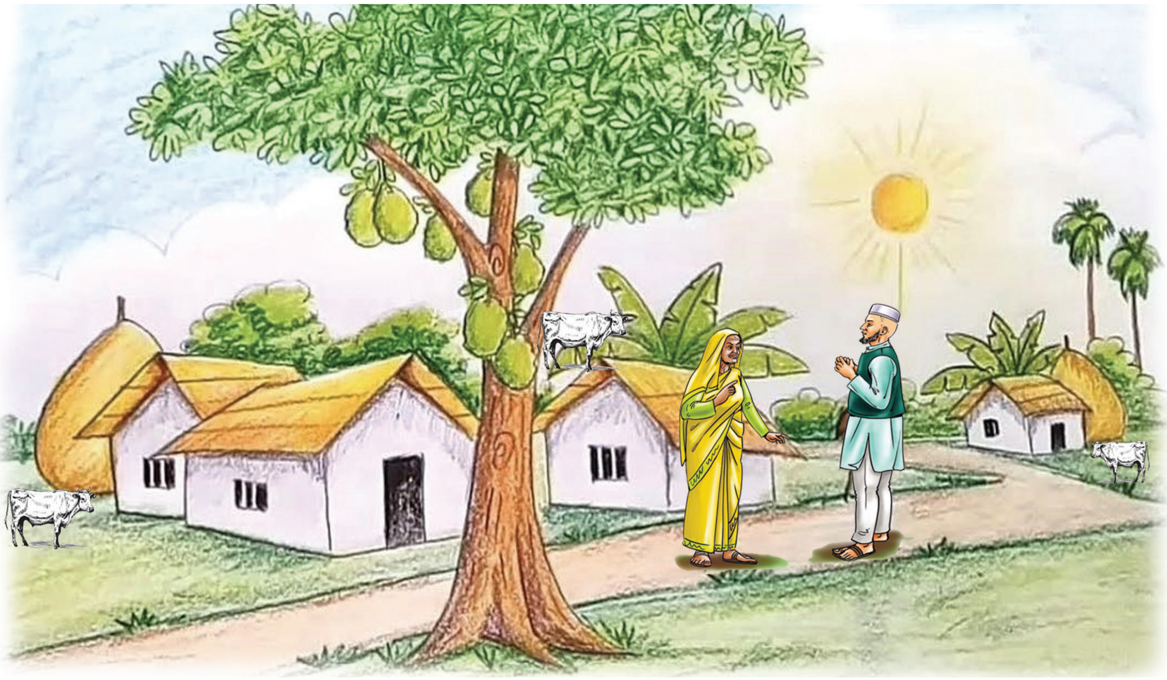

جُمّن شیخ اور الگو چودھری میں بڑا یارانہ تھا۔ ایک کو دوسرے پر کامل اعتماد تھا۔ جُمّن جب حج کرنے گئے تھے تو اپنا گھر الگو کو سونپ گئے تھے اور الگو جب کبھی باہر جاتے تو جُمّن پر اپنا گھر چھوڑ دیتے۔

شیخ جُمّن کی ایک بوڑھی بیوہ خالہ تھیں۔ ان کے پاس تھوڑی سی مِلکیت تھی۔ مگر ان کا کوئی وارث نہ تھا۔جُمّن نے بہلا پھسلا کر خالہ اماں سے وہ ملکیت اپنے نام کرا لی۔ جب تک ہبہ نامہ پر رجسٹری نہ ہوئی تھی خالہ جان کی خوب خاطر داریاں ہوتی تھیں مگر رجسٹری ہوئی تو خالہ جان کی خاطرداریاں بھی بند ہوگئیں۔

ایک روز خالہ جان نے جُمّن سے کہا: ''بیٹا، تم مجھے روپے دے دیا کرو۔ میں اپنا الگ پکالوں گی۔''

جمّن نے بے پرواہی سے جواب دیا: ''روپیہ کیا یہاں پھلتا ہے؟''

خالہ جان نے بگڑ کر کہا:

''تو مجھے کچھ نان نمک چاہیے یا نہیں؟'' خالہ جان نے پنچایت کی دھمکی دی۔

جُمّن ہنسے اور کہا کہ ''ہاں، ضرور پنچایت کرو فیصلہ ہوجائے۔''

شام کو ایک پیڑ کے نیچے پنچایت بیٹھی۔ خالہ جان نے حاضرین کو مخاطب کرکے کہا، ''پنچو، آج تین سال ہوئے میں نے اپنی سب جائیداد اپنے بھانجے جمّن کے نام لکھ دی تھی۔جُمّن نے مجھے زندگی بھر روٹی کپڑا دینے کا وعدہ کیا تھا۔ سال چھ مہینے تو میں نے ان کے ساتھ کسی طرح رو دھو کر کاٹے مگر اب مجھے پیٹ کی روٹیاں تک نہیں ملتیں۔ بے کس بیوہ ہوں۔ تم لوگ جو راہ نکال دو اس راہ پر چلوں۔''

رام دھن مصر بولے: ''جمّن میاں، پنچ کسے بناتے ہو ابھی سے طے کرلو۔''

جمّن نے دلیرانہ انداز سے کہا: " خالہ جان جسے چاہیں پنچ بنائیں مجھے عذر نہیں ہے۔"

خالہ جان نے کہا کہ "الگو چودھری کو تو مانے گا؟" جمّن مسرت سے باغ باغ ہوگیا۔

آخر الگو چودھری سرپنچ بنے۔ الگو چودھری نے فرمایا: "شیخ جمّن !ہم اور تم پرانے دوست ہیں۔ جب ضرورت پڑی ہے تم نے میری مدد کی ہے اور ہم سے بھی جو کچھ بن پڑا ہے، تمھاری خدمت کرتے آئے ہیں۔ مگر اس وقت نہ تم ہمارے دوست ہو، نہ ہم تمھارے دوست۔یہ انصاف اور ایمان کا معاملہ ہے۔"

خالہ جان نے پنچوں سے اپنا حال کہہ سنایا: "تم کو بھی جو کچھ کہنا ہو کہو۔"

الگو چودھری نے کہا۔ جُمّن اٹھ کھڑے ہوئے اور بولے: "پنچو! میں خالہ جان کو اپنی ماں کی جگہ سمجھتا ہوں اور ان کی خدمت میں کوئی کسر نہیں رکھتا۔ مگر ماہوار روپیہ دینا میرے قابو سے باہر ہے۔کھیتوں کی جو حالت ہے وہ کسی سے چھپی نہیں۔ آگے پنچوں کا حکم سر اور ماتھے پر ۔"

پنچوں نے فیصلہ سنایا:

"شیخ جمّن! پنچوں نے اس معاملہ پر اچھی طرح غور کیا۔ زیادتی سراسر تمھاری ہے۔ کھیتوں سے معقول نفع ہوتا ہے۔ تمھیں چاہیے کہ خالہ جان کے گذارے کا بندوبست کردو۔ اس کے سوائے اور کوئی صورت نہیں۔ اگر تمھیں یہ منظور نہیں تو ہبہ نامہ منسوخ ہوجائے گا۔" جمّن نے فیصلہ سنا اور سنّاٹے میں آگیا۔اس فیصلہ نے الگو اور جمّن کی دوستی کی جڑیں ہلا دیں۔ جُمّن کے دل میں انتقام کا جذبہ پیدا ہوا۔خوش قسمتی سے موقع بھی جلد مل گیا۔ پچھلے سال الگو چودھری میلے سے بیلوں کی ایک اچھی جوڑی لائے تھے۔ پنچایت کے ایک مہینہ بعد ان میں سے ایک بیل مرگیا۔ گاؤں میں ایک سمجھو سیٹھ تھے۔ وہ یکہ گاڑی ہانکتے تھے۔ الگو چودھری نے ایک مہینے کے وعدے پر سمجھو سیٹھ کو بیل بیچ دیا۔

سمجھو سیٹھ نے نیا بیل پایا تو اس سے بہت محنت کروائی۔ نہ چارے کی فکر نہ پانی کی۔ ایک دن وہ تھکا ہوا جانور زمین پر گرپڑا اور ایسا گرا کہ پھر نہ اٹھا۔

اس واقعہ کو کئی ماہ گزر گئے۔ الگو جب اپنے بیل کی قیمت مانگتے تو وہ جھلائے۔ "یہاں تو سارے جنم کی کمائی مٹّی میں مل گئی، فقیر ہوگئے۔مردہ منحوس بیل دیا تھا، اس پر دام مانگتے ہیں۔"

آخر معاملہ پنچایت تک پہنچا۔ اسی سایہ دار درخت کے نیچے پھر پنچایت بیٹھی۔ رام دھن مصر نے کہا: "بولو چودھری، کن کن آدمیوں کو پنچ بناتے ہو؟"

الگو نے منکسرانہ انداز سے جواب دیا: "سمجھو سیٹھ ہی چن لیں۔" سمجھو سیٹھ کھڑے ہو کر بولے، "میری طرف سے شیخ جمّن کا نام رکھ لو۔"

پنچایت شروع ہوئی۔ دونوں نے اپنے حالات بیان کیے۔ بہت غور و فکر کے بعد جُمّن نے فیصلہ سنایا:

”الگو چودھری اور سمجھو سیٹھ! پنچوں نے تمھارے معاملہ پر غور کیا۔ سمجھو سیٹھ کو بیل کی پوری قیمت دینا واجب ہے جس وقت بیل ان کے گھر آیا، اس کو کوئی بیماری نہ تھی۔ اگر قیمت اس وقت دے دی گئی ہوتی تو آج الگو اسے واپس لینے کا ہرگز تقاضا نہ کرتے۔“

یہ فیصلہ سنتے ہی الگو چودھری پھولے نہ سمائے۔ اٹھ کھڑے ہوئے، اور زور زور سے ہانک لگائی۔ ”پنچ پرمیشور کی جئے۔۔۔“ ہر شخص جمّن کے انصاف کی داد دے رہا تھا۔

ایک گھنٹے کے بعد جمّن شیخ الگو چودھری کے پاس آئے اور ان کے گلے سے لپٹ کر بولے۔ ”بھیّا! جب سے تم نے میری پنچایت کی ہے میں دل سے تمھارا دشمن تھا۔ مگر آج مجھے معلوم ہوا کہ پنچایت کی مسند پر بیٹھ کر نہ کوئی کسی کا دوست ہوتا ہے نہ دشمن۔ انصاف کے سوا اور اسے کچھ نہیں سوجھتا۔“

الگو رونے لگے۔ دل صاف ہوگئے۔ دوستی کا مرجھایا ہوا درخت پھر سے ہرا ہوگیا۔

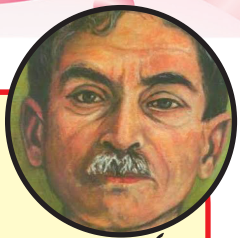

پریم چند

پریم چند اردو اور ہندی کے مشہور افسانہ نگار اور ناول نگار ہیں۔ منشی پریم چند ۳۱ جولائی ۱۸۸۰ کو بنارس کے قریب لمہی گاؤں میں پیدا ہوئے۔ ان کا اصلی نام دھنپت رائے تھا اور گھر میں انھیں نواب رائے کہا جاتا تھا۔ اسی نام سے انھوں نے اپنی ادبی زندگی کا آغاز کیا۔ ان کے افسانوں کا پہلا مجموعہ 'سوز وطن' نواب رائے کے نام سے چھپا تھا۔ اس کے بعد انھوں نے پریم چند کے نام سے لکھنا شروع کیا اور ادبی دنیا میں اسی نام سے مشہور ہوئے۔ پریم چند کے افسانوں کے گیارہ مجموعے شائع ہوئے ہیں۔ سوز وطن، پریم پچیسی، پریم بتیسی، خاکِ پروانہ اور خواب و خیال وغیرہ ان کے مشہور افسانوی مجموعے ہیں۔

تعلیمی سرگرمیاں

پڑھیں اور لکھیں

- جمّن شیخ اور الگو چودھری کی گہری دوستی کیسے ٹوٹ گئی؟
- الگو چودھری اور سمجھو سیٹھ کے بیچ میں کیوں جھگڑا ہوا؟
- جمّن اور الگو چودھری کی دوستی کیسے دوبارہ مضبوط ہوگئی؟

کردار پر نوٹ لکھیں

- جمّن، الگو چودھری، سمجھو سیٹھ، بوڑھی خالہ وغیرہ اس کہانی کے کردار ہیں۔ ان کی خصوصیات پہچان کر نوٹ تیار کیجیے۔

اشارے: کردار کے جذباتی مکالمے، شخصی خصوصیات، کہانی میں اس کا رول، کردار پر اپنی رائے

اپنے خیالات لکھیں

- کہانی پنچایت کے ذریعہ منشی پریم چند نے کیا پیغام دیا ہے؟ اپنے خیالات واضح کیجیے۔
- "آج مجھے معلوم ہوا کہ پنچایت کی مسند پر بیٹھ کر نہ کوئی کسی کا دوست ہوتا ہے نہ دشمن۔ انصاف کے سوا اور اسے کچھ نہیں سوجھتا۔" جمّن شیخ کے اس قول پر اپنے خیالات پیش کریں۔

نوٹ لکھیں

- انسانی زندگی میں دوستی کی بڑی اہمیت ہے۔ آپ اپنی زندگی کا کوئی ایک تجربہ بیان کرتے ہوئے اشاروں کی مدد سے دوستی کی اہمیت کے بارے میں نوٹ لکھیں۔

اشارے: خوشیوں میں شرکت، غموں میں سہارا، مشکلوں میں ساتھ دینا
سماجی رشتے، مسائل کا حل

پڑھیں سمجھیں

خالہ جان نے کہا: "بیٹا، تم مجھے روپے دے دیا کرو۔"	خالہ جان نے کہا کہ بیٹا، تم مجھے روپے دے دیا کرو۔
جمّن نے دلیرانہ انداز سے کہا: "خالہ جان! جسے چاہیں پنچ بنائیں مجھے عذر نہیں ہے۔"	جمّن نے دلیرانہ انداز سے کہا کہ خالہ جان! جسے چاہیں پنچ بنائیں مجھے عذر نہیں ہے۔

دیگر سرگرمی

اسکٹ بنائیں

اس کہانی میں سے آپ کے پسندیدہ حصّے کی اسکرپٹ تیار کر کے کلاس میں اسکٹ پیش کریں۔

ہماری تاریخ

ہندوستان اپنی ثقافتی، مذہبی اور لسانی تنوّع کے باعث ایک منفرد ملک ہے۔ یہاں کے مختلف رسم و رواج اور تہوار ملک کی خوب صورتی بڑھاتے ہیں۔ صدیوں سے مختلف تہذیب اور مذاہب کے لوگ یہاں امن اور محبت کے ساتھ رہتے ہیں۔

کوئی بھی گھر ہو دوالی کے دیے جلتے تھے
عید بھر دیتی تھی سینوں میں اجالے کیا کیا
رنگ ہولی کا ہر اک دل میں بکھر جاتا تھا
چہرے چہرے پہ دمک اٹھتے تھے لالے کیا کیا

اے وطن ہم تیری تاریخ لکھیں گے پھر سے
تیری تاریخ ہے دل جوئی و دل داری کی
تیری تاریخ محبت کی، وفا کی تاریخ
تیری تاریخ اُخوّت کی، رواداری کی

تیری تاریخ ہے قرآں کا، گیتا کا ورق
آشتی، اَمن، اہنسا کے اصولوں کا سبق
دہر سے اپنا مقابل کوئی اب تک نہ اٹھا
کوئی گوتم، کوئی چشتی، کوئی نانک نہ اٹھا

آج آزاد ہیں ہم، ذہن ہمارا آزاد
تنگ جذبات کے گھیروں سے نکل آئے ہیں
جو فرِنگی کی سیاست نے کبھی بوئے تھے
اُن تعصّب کے اندھیروں سے نکل آئے ہیں

ایک ہے اپنا وطن، ایک زمیں، ایک ہیں ہم
ایک ہیں فکر وعمل، ایک یقیں، ایک ہیں ہم
کون کہتا ہے کہ ہم ایک نہیں، ایک ہیں ہم

جاں نثار اختر

جاں نثار اختر

جان نثار اختر ۸ / فروری ۱۹۱۴ کو گوالیار میں پیدا ہوئے۔ ان کا اصلی نام سید جاں نثار حسین رضوی تھا اور اختر ان کا تخلص تھا۔ ان کا آبائی وطن خیرآباد ہے۔ ابتدائی تعلیم گولیار سے حاصل کی۔ علی گڑھ کالج سے بی اے اور ایم اے کی ڈگریاں حاصل کیں۔ وہ ترقی پسند تحریک کے سرگرم کارکن تھے۔ وہ ایک مشہور فلمی گیت کار بھی تھے۔ سلاسل، تارگریباں، نذر بتاں، جاوداں، گھرآنگن، خاکِ دل، پچھلے پہر وغیرہ ان کی مشہور تصانیف ہیں۔ ان کو ۱۹۷۴ء میں 'خاکِ دل' پر نہرو ایوارڈ کا انعام ملا۔ وہ ۱۹ / اگست ۱۹۷۶ء کو ممبئی میں انتقال کر گئے۔

تعلیمی سرگرمیاں

نظم پیش کریں

بچّو، جاں نثار اختر کی نظم 'ہماری تاریخ' ترنم سے پیش کریں۔

مفہوم لکھیں

اس نظم کا کون سا شعر آپ کو زیادہ پسند آیا؟ کیوں؟ شعر کا مفہوم اپنے الفاظ میں لکھیں۔

بیانیہ تیار کریں

ہم مختلف تہوار مل جل کر مناتے ہیں۔ محبت اور بھائی چارگی بڑھانے میں تہواروں کی بڑی اہمیت ہے۔ اشاروں کی مدد سے تہوار کی اہمیت پر ایک بیانیہ تیار کریں۔

اشارے: ہندوستان کے اہم تہوار، ان تہواروں کو منائے جانے کے اسباب، منانے کے طریقے، ان کے پیغام، ذاتی تجربات اور خیالات

نوٹ تیار کریں

دہر سے اپنا مقابل کوئی اب تک نہ اٹھا
کوئی گوتم، کوئی چشتی، کوئی نانک نہ اٹھا

اس شعر میں شاعر نے ہندوستان کے چند بڑے مذہبی رہنماؤں کا ذکر کیا ہے۔ ان کی خدمات بیان کرتے ہوئے ایک نوٹ تیار کریں۔

رائے پیش کریں

تیری تاریخ محبت کی، وفا کی تاریخ
تیری تاریخ اُخوّت کی، رواداری کی

'ہندوستان کی تاریخ اُخوت اور رواداری کی تاریخ ہے۔' شاعر ایسا کیوں کہتا ہے؟ آپ کی رائے واضح کریں۔

معلومات فراہم کریں

نیچے چند شعرا ہیں۔ انٹرنیٹ کی مدد سے ان کے بارے میں معلومات حاصل کرکے نوٹ تیار کریں۔

نظیر اکبر آبادی

فیض احمد فیض

تلوک چند محروم

خبروں کی دنیا

صبح سویرے اخبار پڑھنا ہماری ایک عادت سی بن گئی ہے۔ خبروں کی جانکاری کے لیے اور بھی ذرائع ہیں۔ آج ٹیکنالوجی کی ترقی سے یہ کام آسان ہو گیا ہے۔ خبروں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانے میں اردو زبان نے بھی اہم کردار نبھایا ہے۔

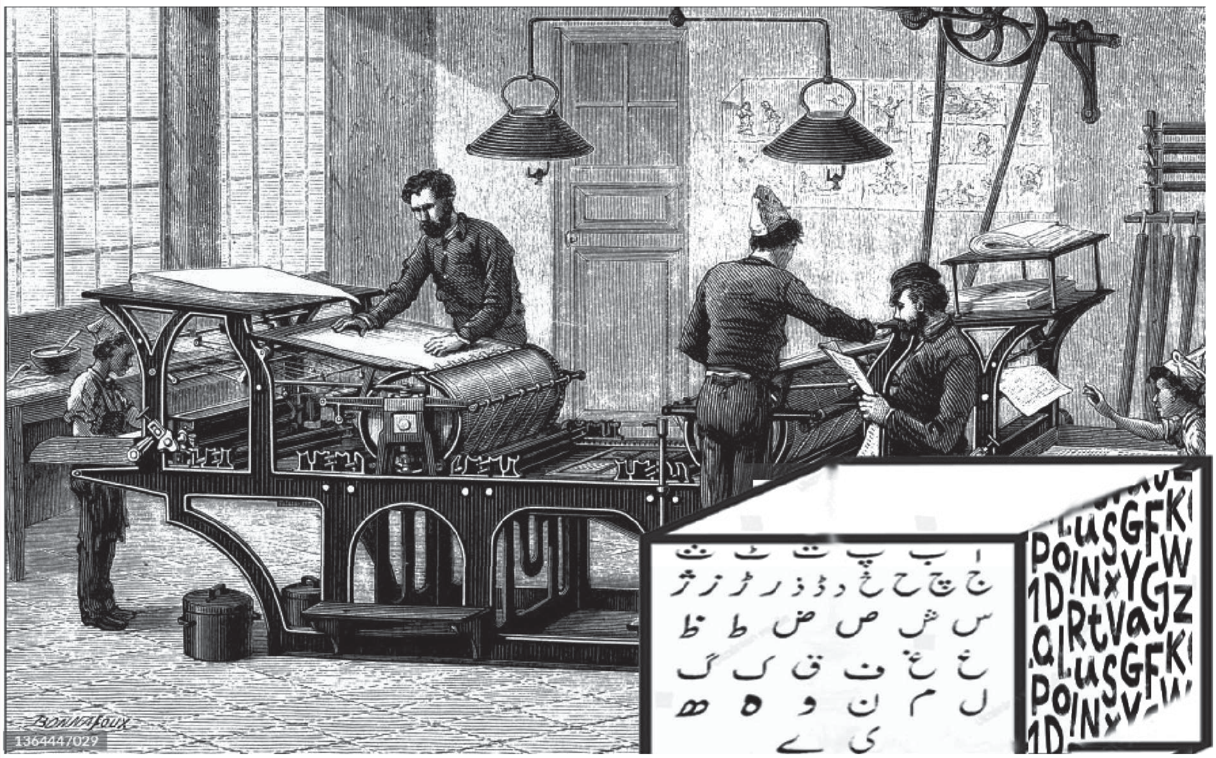

کھینچو نہ کمانوں کو نہ تلوار نکالو
جب توپ مقابل ہو تو اخبار نکالو

اکبرؔ الہ آبادی

قدیم زمانے میں انسانوں نے جب پڑھنا لکھنا سیکھا تو انہیں معلومات یکجا کرنے کی خواہش بھی پیدا ہوئی۔ ابتدائی صحافی وہ لوگ تھے جو بادشاہوں اور حکمرانوں کے درباروں میں کام کرتے تھے۔ وہ شاہی فرامین اور دو قوموں کے بیچ ہونے والے معاہدوں کو لکھا کرتے تھے۔ ان کی تحریریں لوگوں کو بتاتی تھیں کہ دنیا میں کیا ہو رہا ہے، جنگیں کیوں لڑی جا رہی ہیں اور حکومتیں کیسے چلائی جا رہی ہیں۔

ہندوستان میں مغلوں کے عہد میں بھی اخبار نویسی نے خاص ترقی کی تھی۔ اردو صحافت کے ابتدائی زمانے میں اخبار، روزنامہ کی صورت میں نہیں تھے بلکہ ہفت روزہ اخبار ہوا کرتے تھے۔ اردو زبان میں پہلی بار کلکتہ سے ہری دت نے ایک اخبار نکالا جس کا نام 'جامِ جہاں نما' تھا۔

آزادی کی لڑائی میں اردو اخبارات صفِ اوّل پر تھے۔ انگریزوں کے خلاف آواز اٹھانے کی وجہ سے 'دلّی اخبار' کے ایڈیٹر محمد باقر کو گولی مار دی گئی۔ 'دلّی اخبار' اردو صحافت کی تاریخ میں ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔

حسرت موہانی جیسے صحافیوں کی تحریروں نے آزادی کی جدوجہد کو قوت بخشی۔ انیسویں صدی کے آخر میں، 'الہلال' اور 'البلاغ' جیسے اخبارات نے عوام کو بیدار کرنے اور ان میں آزادی کا جذبہ پیدا کرنے کا کام کیا۔ مولانا ابوالکلام آزاد جیسے صحافیوں نے اپنے قلم کو تلوار کی طرح استعمال کیا، جو حکمرانوں کے خلاف جدوجہد کی علامت بن گئی۔

مہاتما گاندھی نے بھی 'ہری جن' نامی ایک اخبار جاری کیا۔ اگرچہ یہ اخبار ہندی میں تھا، لیکن اس کا اردو ایڈیشن بھی شائع ہوا۔ اس کے ذریعہ انگریز حکمرانوں کی پالیسیوں کے خلاف آواز اٹھائی گئی اور سماجی انصاف کی بات کرتی رہی۔

ہندوستان جب آزاد ہوا تو اردو صحافت نے بھی نئے چیلنجز کا سامنا کیا۔ تقسیمِ ہند کے بعد اردو اخبارات نے نہ صرف ہندو مسلم اتحاد کی کوششوں کو فروغ دیا بلکہ جمہوریت کے اصولوں کی بھی تائید کی۔ آج ہندوستان کی مختلف ریاستوں سے درجنوں اردو اخبار شائع ہو رہے ہیں۔

ہندوستان کے گھروں میں ٹیلی ویژن نے جب اپنے قدم جمائے تو اردو چینلز نے بھی اپنی جگہ بنالی۔ ڈی ڈی اردو، عالمی سہارا، ای ٹی وی اردو اور زی سلام جیسے چینلز نہ صرف زبان کی ترویج کر رہے ہیں بلکہ ایک نئی نسل کو اردو کے ساتھ جوڑنے کا کام بھی کر رہے ہیں۔

سوشیل میڈیا نے دنیا کو ایک نئی جہت عطا کی۔ فیس بک، ٹویٹر، اور یوٹیوب وغیرہ کے ذریعے خبروں کو ناظرین تک پہنچایا گیا ۔ وہ صحافت جو کبھی قلم اور کاغذ تک محدود تھی، اب ڈیجیٹل دور میں قدم رکھ چکی ہے۔آج مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence) نے صحافت کے میدان میں انقلاب برپا کر دیا ہے۔

اردو صحافت کا یہ سفر ہندوستان کی تاریخ میں نہایت اہم ہے۔ آزادی کی جنگ سے لے کر جمہوریت کے فروغ تک اردو صحافت نے ہمیشہ عوام کی آواز بننے کا کام کیا ہے۔ سوشیل میڈیا اور مصنوعی ذہانت کے اس دور میں بھی اردو صحافت نے اپنی مقبولیت کو برقرار رکھا ہے۔

تعلیمی سرگرمیاں

پڑھیں لکھیں

- موجودہ دور میں خبروں کی ترسیل کے لیے کون کون سے ذرائع اختیار کرتے ہیں؟
- ہندوستان کی آزادی میں اردو اخباروں کا کیا رول رہا تھا؟

بحث کر کے لکھیں

- زبان کی ترقی میں میڈیا کا اہم رول ہے۔ چرچا کر کے نوٹ تیار کریں۔
- گوشۂ مطالعہ یا انٹرنیٹ کے ذریعہ خبریں جمع کریں اور کلاس میں پیش کریں۔

مضمون لکھیں

- اسکول میں 'جنگِ آزادی میں اردو' کے موضوع پر ایک میگزین تیار کریں۔
اس میں شائع کرنے کے لیے ایک مضمون لکھیں۔
مضمون لکھتے وقت ان باتوں کا لحاظ رکھیں۔

- معلومات کی فراہمی
- معلومات کی وضاحت اور ترتیب
- جدّت اور طرزِ ادا
- مناسب زبان

اخباری رپورٹ تیار کریں

نیچے دی گئی اخباری رپورٹ غور سے پڑھیے۔

یومِ اردو کی تقریب میں بچوں کا جوش وخروش

کالی کٹ : یومِ اردو منانے کے لیے کالی کٹ ہائی اسکول میں ایک شاندار تقریب منعقد کیا گیا۔اس پروگرام کی صدارت اسکول ہیڈماسٹر نارائن بابو نے کی۔افتتاحی تقریر مشہور اردو شاعر جناب احمد صاحب نے کی۔ پروگرام میں طلبا نے نظمیں، تقریریں اور ڈرامے پیش کیے۔پروگرام کے آخر میں کامیاب طلبا کو انعامات سے نوازا گیا۔ہیڈماسٹر نے بچوں کی محنت کو سراہا اور کہا کہ اردو زبان کو عام بنانے میں اخباروں کا بڑا رول ہے۔ ہیڈماسٹر نے اخبار بینی کو جاری رکھنے کا مشورہ بھی دیا۔ اسکول لیڈر رینوکا نے شکریہ ادا کیا۔

آپ کے اسکول میں بھی یومِ مطالعہ، اسکول کلوتسو، عالمی یوم اردو جیسے مختلف پروگرام منعقد ہوتے ہوں گے۔ کسی ایک پروگرام کی اخبار ی رپورٹ تیار کریں۔

ترجمہ کریں

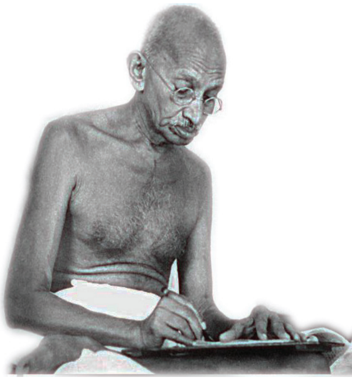

مہاتما گاندھی کا یارواده جیل سے محمد حسین کے نام لکھا ہوا خط پڑھیں اور مادری زبان میں ترجمہ کریں۔

۹ جون ۱۹۳۸ء

بھائی محمد حسین

آپ کا خط ملا۔ڈاکٹر اقبال مرحوم کے بارے میں میں کیا لکھوں؟لیکن اتنا تو میں کہہ سکتا ہوں کہ جب ان کی مشہور نظم 'ہندوستان ہمارا' پڑھی تو میرا دل ابھر آیا اور یارواده جیل میں تو سیکڑوں بار میں نے اس نظم کو گایا ہوگا۔ اس نظم کے الفاظ مجھے بہت ہی میٹھے لگے اور یہ خط لکھتا ہوں تب بھی وہ نظم میرے کانوں میں گونج رہی ہے۔

آپ کا

مو۔ک۔ گاندھی

انقلاب کی راہ میں

اردو کے شعرا اور ادبا نے جنگِ آزادی میں اہم کردار ادا کیا۔ حبِ وطن سے بھرپور نظمیں اور گیت لوگوں میں جوش و جذبہ پیدا کرتے تھے۔ ان کے کلام میں ایسے نعرے اور پیغام شامل تھے جو فرنگیوں کے ایوانوں کو لرزا دیتے تھے۔ ادیبوں کی تحریروں نے بیداری کی لہر پیدا کی، شاعروں کی تقریروں نے لوگوں کو بیدار کیا۔ یوں وہ اپنی تحریروں اور تقریروں کے ذریعے جنگِ آزادی کے جذبے کو ابھارتے رہے۔

مقدمے کے فیصلے کا دن تھا۔عدالت کے کمرے میں بہت سے لوگ جمع تھے ۔ پورا کمرہ کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ جج نے کٹہرے میں کھڑے ہوئے جوان کی طرف دیکھا۔ وہ ہمت اور حوصلے

کی تصویر بنا کھڑا تھا۔ چہرے پر اطمینان اور سکون تھا۔ کوئی پچیس چھبیس برس کی عمر ہوگی۔ نہ کسی قسم کی گھبراہٹ، بڑا سیدھا اور بھولا بھالا آدمی معلوم ہوتا تھا۔

جج نے بڑی سختی سے جوان سے پوچھا:

”میں تم سے آخری بار پوچھتا ہوں۔ بتاؤ، انگریزی سرکار کے خلاف یہ باغیانہ مضمون کس نے لکھا ہے؟ اگر تم لکھنے والے کا نام بتا دوگے تو ہم تمھیں چھوڑ دیں گے۔“

نوجوان نے بڑے اطمینان سے کہا:

”آپ یہ سوال بار بار کیوں پوچھتے ہیں؟مضمون میرے رسالے میں شائع ہوا ہے۔ میں اس کی پوری ذمہ داری قبول کرتا ہوں۔ میں یہ بات پہلے بھی کہہ چکا ہوں۔ اب پھر کہتا ہوں اور ہمیشہ یہی کہوں گا۔“

جوان کی بہادری اور ہمت کو دیکھ کر عدالت میں موجود لوگوں میں شور ہونے لگا۔ مگر جج نے موگری اٹھا کر زور سے میز پر ماری اور خاموش !خاموش ! کہہ کر بولا:

”فضل الحسن ! تم نے جو انگریزی سرکار کے خلاف لکھا اور اپنے رسالے ’اردوئے معلیٰ‘ میں شائع کیا۔ اس کے لیے عدالت تمھیں سرکار کا باغی قرار دیتی ہے۔ تمھیں دو سال قید بامشقت اور پانچ سو روپے جرمانے کی سزا دی جاتی ہے۔ جرمانہ ادا نہ کرنے کی صورت میں چھ مہینے کی قید اور کاٹنی ہوگی۔“

عدالت میں ایک بار پھر شور ہوا۔ جج اُٹھ کر دوسرے کمرے میں چلا گیا۔ پولیس کے سپاہیوں نے جوان کو حلقے میں لے لیا اور اُسے عدالت سے باہر لے گئے۔ یہ جوان مشہور شاعر اور سیاسی رہنما ’مولانا سید فضل الحسن حسرت موہانی‘ تھے۔

حسرت موہانی نے ۲۸ سال کی عمر میں رسالہ ’ اردوئے معلیٰ‘ جاری کیا ۔انھوں نے اس کے ذریعے آزادی قومی اتحاد اور سیکولرزم کی آواز بلند کی۔

انھوں نے مہاتما گاندھی کو سودیشی تحریک کی راہ سُجھائی۔ اس تحریک کا مطلب تھا کہ اپنے ہی ملک کی بنی ہوئی چیزیں خریدی اور استعمال کی جائیں۔ بدیسی مال کا بائیکاٹ کیا جائے۔ انھوں نے کھدر کا استعمال پہلے ہی شروع کر رکھا تھا۔ عوام میں بھی سودیشی مال کے استعمال کو رائج کرنے کے لیے حسرت نے علی گڑھ کے محلّہ رسل گنج میں ایک سودیشی اسٹور کھولا جو کامیابی سے چلا۔

ایک دن کا واقعہ ہے کہ حسرت موہانی اپنے ایک دوست کے گھر میں مہمان تھے۔ کڑاکے کی سردی پڑ رہی تھی۔ میزبان نے انھیں ایک قیمتی کمبل اوڑھنے کے لیے دیا۔ وہ رات بھر سردی میں کانپتے رہے مگر انھوں نے اس خیال سے کمبل نہیں اوڑھا کہ یہ بدیسی مال ہے۔

انگریز حکومت کو حسرت موہانی کی سیاسی سرگرمیاں پسند نہ تھیں۔ انگریز انھیں ایک بڑا باغی سمجھتے تھے۔ لیکن حسرت اپنے مقصد میں لگے رہے۔ وہ مکمل آزادی کا مطالبہ کرنے والے ہندوستان کے پہلے مجاہدِ آزادی تھے۔ ہندوستان کی جنگِ آزادی میں 'انقلاب زندہ باد' کا نعرہ ان کی دین ہے جو آج بھی گلی کوچوں اور ایوانوں میں گونج رہا ہے۔

حسرت موہانی نے دستور ساز اسمبلی اور پارلیمنٹ کے رکن ہونے کے باوجود بھی سیدھی سادی زندگی گزاری۔ وہ اسمبلی اور پارلیمنٹ کے جلسوں کے لیے جب دلّی آتے پارلیمنٹ کی مسجد کے حُجرے میں ہی قیام کرتے تھے۔

ایک مرتبہ کانپور کے ایک سوداگر اُن سے ملنے آئے۔حسرت کچھ لکھ رہے تھے۔ وہ لکھتے جاتے اور بیچ بیچ میں سوداگر سے بات بھی کرتے جاتے۔ حسرت پردے کے پیچھے سے کچھ نکالتے اور منہ میں رکھ لیتے۔سوداگر صاحب خاموشی سے یہ دیکھتے رہے۔ آخر اس نے عرض کیا کہ آپ کیا کھاتے ہیں؟ کچھ خادم کو بھی عطا ہو۔حسرت نے پردے کے پیچھے سے سوکھی روٹیاں نکالیں جو پانی میں بھیگی ہوئی تھیں اور کہا: ”کھالو، فقیروں کا کھانا تم رئیس نہ کھا سکوگے۔“

حسرت موہانی فطری طور پر شاعر تھے۔ انھوں نے کئی غزلیں لکھی ہیں۔ ان کے کلام کا بڑا حصّہ عشقیہ شاعری پر مشتمل ہے۔ ان کی غزلوں کو مشہور گلوکاروں نے گاکر مقبول بنا دیا۔

چپکے چپکے رات دن آنسو بہانا یاد ہے
ہم کو اب تک عاشقی کا وہ زمانہ یاد ہے

حسرت ایک سچے مذہبی انسان تھے۔ انھوں نے نعت اور منقبت کے علاوہ سری کرشن کی شان میں بھی اشعار لکھے ہیں۔

متھرا کہ نگر ہے عاشقی کا
دم بھرتی ہے آرزو اسی کا
پیغامِ حیات جاوداں تھا
ہر نغمۂ کرشن بانسری کا

حسرت نے پوری زندگی جدوجہد میں گزاری۔ ان کی زندگی میں سادگی، خودداری، بے باکی، اصول پسندی اور حق گوئی کے جو اوصاف تھے، اس کی مثال تاریخ میں مشکل سے ملے گی۔

تعلیمی سرگرمیاں

غور کریں لکھیں

- حسرت موہانی کو عدالت میں کیوں حاضر کیا گیا؟
- حسرت موہانی کے خلاف عدالت کا فیصلہ کیا تھا ؟
- دوست کے دیے گئے کمبل کو حسرت موہانی نے کیوں نہیں اوڑھا؟

خیالات لکھیں

- ”کھا لو، فقیروں کا کھانا تم رئیس نہ کھا سکو گے۔“
حسرت موہانی نے سوداگر سے ایسا کیوں کہا؟ اپنے خیالات لکھیے۔

پسندیدہ واقعہ لکھیں

- حسرت موہانی نہ صرف ایک شاعر تھے بلکہ ایک مجاہدِ آزادی بھی تھے۔
ان کی زندگی کا کون سا واقعہ آپ کے دل کو متاثر کیا؟ کلاس میں پیش کریں۔

غزل خوانی کریں

- حسرت موہانی فطری طور پر ایک شاعر تھے۔ انھوں نے کئی غزلیں لکھی ہیں۔
ان میں سے آپ کے پسندیدہ اشعار کلاس میں پیش کریں۔

خاکہ تیار کریں

بی امّاں

محمد باقر

رام پرساد بسمل

جنگِ آزادی میں شرکت کرنے والے کئی اردو شعرا اور ادبا بھی ہیں۔
ان کے نام جمع کیجیے۔ کسی ایک پر خاکہ تیار کریں۔

خانہ پُر کریں

قومی رہنماؤں اور مجاہدینِ آزادی کے کئی اقوال ہندوستان کی آزادی میں معاون رہے ہیں۔
مناسب اقوال چن کر خانہ پُر کریں۔

- ”تم مجھے خون دو میں تمھیں آزادی دوں گا۔“
- ” آزادی میرا پیدائشی حق ہے۔“
- ”جۓ جوان جۓ کسان“
- ”سرفروشی کی تمنّا اب ہمارے دل میں ہے
دیکھنا ہے زور کتنا بازوئے قاتل میں ہے“

سبھاش چندر بوس	
رام پرساد بسمل	
بال گنگا دھر تلک	
لال بہادر شاستری	

دیگر سرگرمی

تحریکِ آزادی سے متعلق چند اقوال اور نعرے جمع کر کے کلاس میں پیش کریں۔

فرہنگ

unity	ഐക്യം	آشتی
brotherhood	സാഹോദര്യം	اُخوّت
principle	തത്വം	اصول
to scatter	ചിതറുക	بکھرنا
prejudice	പക്ഷപാതം, മുൻ വിധി	تعصّب
happiness	സന്തോഷിപ്പിക്കുന്നത്	دل جوئی
kindness	ആനന്ദിപ്പിക്കുന്നത്	دل داری
tolerance	സഹിഷ്ണുത	رواداری
politics	രാഷ്ട്രീയം	سیاست
page	പേജ്, താൾ	ورق
principles	തത്വങ്ങൾ	اصول
satisfaction	സംതൃപ്തി	اطمینان
cover up	പുതയ്ക്കുക	اوڑھنا
rebel	കലാപകാരി	باغی
rebellion	കലാപം	بغاوت
courage	ധൈര്യം	بے باکی
regardlessness, wantlessness	ആവശ്യമില്ലാതെ	بے نیاز
to prove, to establish	തെളിയിക്കുക, സ്ഥാപിക്കുക	ثابت کرنا
effort	പരിശ്രമം	جد و جہد
crime	കുറ്റകൃത്യം	جرم
Penalty	പിഴ	جرمانہ
righteousness	സത്യം പറയൽ	حق گوئی
servant	സേവകൻ	خادم
self controll, self respect	ആത്മ നിയന്ത്രണം, സ്വാഭിമാനം	خود داری
put in practice	നടപ്പിലാക്കുക	رائج کرنا
lead the way	വഴി തെളിയിക്കുക	راہ سجھائی

rebel	വിമതൻ	باغی
to be granted	അനുവദിക്കുക	عطا ہونا
rigorous imprisonment	കഠിന തടവ്	قید با مشقت
dock	പ്രതിക്കൂട്	کٹہرا
crowded	തിങ്ങിനിറഞ്ഞ്	کھچا کھچ
panic	പരിഭ്രാന്തി	گھبراہٹ
a room in the mosque	പള്ളിമുറി	مسجد کا حجرا
case	കേസ്	مقدمہ
gavel	ചുറ്റിക	موگری
Host	ആതിഥേയൻ	میزبان
horse carriage, tonga	കുതിരവണ്ടി	یکہ گاڑی
confidence	ആത്മവിശ്വാസം	اعتماد
revenge	പ്രതികാരം	انتقام
speak aggressively	ദേഷ്യത്തോടെ സംസാരിക്കുക	بگڑ کر کہنا
arrangement	ക്രമീകരണം, സജ്ജീകരണം	بند وبست
nephew	സഹോദരീപുത്രൻ	بھانجہ
to console, to make happy	ആശ്വസിപ്പിക്കുക, സന്തോഷിപ്പിക്കുക	بہلانا
head of panchayat	പഞ്ചായത്ത് മുഖ്യൻ	سرپنچ
to demand	ആവശ്യപ്പെടുക	تقاضا کرنا
property	സ്വത്ത്	جائیداد
to make weak	ദുർബലപ്പെടുത്തുക	جڑیں ہلانا
threat	ഭീഷണി	دھمکی
hand over	ഏൽപ്പിക്കുക	سونپنا
advice	ഉപദേശം	صلاح
to seize, confiscate	ജപ്തി ചെയ്യുക	ضبط کرنا
to decide	തീരുമാനിക്കുക	طے کرنا
excuse	ഒഴിവുകഴിവ്	عذر
to wither	വാടിപ്പോകുക	مرجھانا

ownership	ഉടമസ്ഥാവകാശം	ملکیت
cancel	റദ്ദാക്കുക	منسوخ
to be granted	അംഗീകരിക്കുക	منظور ہونا
humbleness	വിനയാന്വിതനായി	منکسرانہ
profit	ലാഭം	نفع
herding animals	ആവേശംകൊള്ളിക്കുക, തെളിക്കുക	ہانکنا
deed of gift	ഇഷ്ടദാനം	ہبہ نامہ
heir	അവകാശി	وارث
friendship	സൗഹൃദം	یارانہ
to maintain	നിലനിർത്തുക	بر قرار رکھنا
to awaken	ഉണർത്തുക	بیدار کرنا
to promote	പ്രോത്സാഹിപ്പിക്കുക	ترویج کرنا
to give direction	വഴികാണിക്കുക, ദിശ	جہت عطا کرنا
ruler	ഭരണാധികാരി	حکمران
daily newspaper	ദിന പത്രം	روز نامہ
royal decree	രാജകീയ ഉത്തരവ്	شاہی فرمان
journalism	പത്രപ്രവർത്തനം	صحافت
to give strength	ശക്തി നൽകുക	قوّت بخشنا
Artificial Intelligence	നിർമിതബുദ്ധി	مصنوعی ذہانت
agreement	ഉടമ്പടി	معاہدہ
weekly news paper	ആഴ്ചപ്പതിപ്പ്	ہفت روزہ
to bring together	ഒരുമിച്ചുകൂട്ടുക	یکجا کرنا

یونٹ ۔ ۳

محنت کی شان

ان ہاتھوں کی تعظیم کرو ان ہاتھوں کی تکریم کرو
دنیا کے چلانے والے ہیں ان ہاتھوں کی تسلیم کرو

علی سردار جعفری

خوش قسمت کون ہے؟

تقریر وہ طاقت ہے جو دلوں کو جیت لیتی ہے اور ذہنوں کو روشنی دکھاتی ہے۔ یہ وہ ذریعہ ہے جس سے ہم اپنے خیالات دوسروں تک موثر طریقے سے پہنچا سکتے ہیں۔ ذہنی صحت کا عالمی دن (World Mental Health Day) کے موقع پر اجمل کی پیش کردہ تقریر سنیں۔

محترم اساتذہ، میرے پیارے بھائیو اور بہنو۔ آداب!

آج مجھے آپ لوگوں کے سامنے ایک چھوٹی سی تقریر کرنے کا موقع ملاہے، اس کے لیے میں اسکول کے ہیڈماسٹر اور اساتذہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

پیارے بھائیو اور بہنو!

کبھی کبھی ہمارے دل میں ایسے خیالات آتے ہیں کہ اس دنیا میں سب سے زیادہ مصیبت سہنے والے ہم ہی ہیں۔ باقی تمام لوگ خوش قسمت ہیں۔ذرا آپ ہی سوچ کر بتائیے کہ اس دنیا میں سب سے زیادہ خوش قسمت کون ہیں؟ کیا وہ امیر لوگ جن کے پاس بے شمار مال و دولت موجود ہیں یا پھر وہ غریب جن کے پاس کچھ بھی نہیں؟

سچ تو یہ ہے کہ خوش قسمت کوئی بھی بن سکتا ہے۔ یہ امیر اور غریب کا مسئلہ نہیں ہے۔

آپ لوگوں نے بھی دیکھا ہوگا کہ کچھ لوگ کھانے کے لیے جیتے ہیں اور کچھ لوگ جینے کے لیے کھاتے ہیں۔ جو لوگ کھانے کے لیے جیتے ہیں، وہ اکثر بیماریوں میں مبتلا رہتے ہیں۔ ورزش نہیں کرتے ہیں۔ اس لیے وہ بڑے پیٹو اور موٹو بن جاتے ہیں۔ ان کا کھانا جلدی ہضم نہیں ہوتا۔ دنیا میں جو لوگ اچھی طرح محنت مزدوری کرتے ہیں وہ تندرست ہوتے ہیں۔

اس کے علاوہ آج کل ہم ایک ایسے ماحول میں زندگی گزار رہے ہیں، جہاں پینے کا پانی، سانس لینے کی ہوا یہاں تک کہ کھانے کی چیزیں بھی آلودہ ہو گئی ہیں۔ اس سے صحت کو کافی نقصان ہوتا ہے۔ ساتھ ساتھ کچھ لوگ نشے کے عادی ہونے لگے ہیں۔ نشیلی چیزیں ہمارے جسم اور صحت کو نقصان پہنچاتی ہیں۔ لوگوں کی صحت اور سماجی زندگی خراب ہو جاتی ہیں۔ آخرکار ہم ایک زندہ لاش کی طرح اپنی باقی زندگی گزارنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

بھائیو اور بہنو! تندرستی ہزار نعمت ہے۔ اس لیے ہمیں ضرورت کے مطابق کھانا چاہیے، ساتھ ہی ساتھ ورزش بھی کرنی چاہیے۔ جو لوگ جسمانی اور ذہنی طور پر تندرست ہوتے ہیں وہی اس دنیا میں زیادہ خوش قسمت ہیں۔

میں اپنی تقریر ایک شعر کےساتھ ختم کرنا چاہتا ہوں۔

تندرستی ہی کے دم سے زندگی کا ہے وقار
تندرستی گر نہ ہوتی زندگی بنتی ہے بار

جے ہند، خداحافظ

تعلیمی سرگرمیاں

پڑھیں لکھیں

- حد سے زیادہ کھانا کھانے سے کیا کیا مشکلات پیش آتی ہیں؟
- طرزِ زندگی سے لاحق ہونے والی بیماریوں کی وجوہات کیا کیا ہیں؟
- آپ کے خیال میں خوش قسمت کون ہے؟ کیوں؟

نوٹ لکھیں

- تندرست رہنا ایک اچھی عادت ہے۔ ہماری صحت کو بر قرار رکھنے کے لیے ہم کیا کیا کر سکتے ہیں؟ اشاروں کی مدد سے ایک نوٹ تیار کیجیے۔

اشارے: صحت مند غذا، نیند، ورزش، ماحول، نشے سے پرہیز، صفائی

پوسٹر تیار کریں

- 'ورزش اور متوازن غذا' اس موضوع پر ہیلتھ کلب کے ماتحت اسکول میں ایک صحت کی بیداری کا پروگرام ہونے والا ہے۔ مشہور ڈاکٹر عابدہ بیگم اس موضوع پر گفتگو کریں گی۔

بچّو! اس پروگرام کے لیے ایک پوسٹر تیار کیجیے۔

تقریر کریں

'نشہ ایک سماجی لعنت ہے' اس موضوع پر اسکول میں ایک تقریری مقابلہ ہونے والا ہے۔

بچّو، تقریر پیش کرنے کے لیے ایک نوٹ تیار کیجیے۔

تقریر پیش کرتے وقت ان باتوں کاخیال رکھیں:
آداب و القاب، موضوع کی پیش کش، جسمانی حرکات، آواز کی اتار چڑھاؤ، طرزِ ادا

دیگر سرگرمی

تندرستی ہزار نعمت ہے۔ ہر شخص کے لیے ذہنی اور جسمانی صحت کا ہونا ضروری ہے۔

اپنی زندگی میں تندرستی قائم رکھنے میں یوگا کی بڑی اہمیت ہے۔

بچّو، یوگا کے بارے میں معلومات حاصل کرکے نوٹ تیار کریں۔

محنت کی عظمت

محنت انسان کی ترقی کا راز ہے۔ انسان کی کوششوں سے ہی لوگوں کو خوشیاں نصیب ہوتی ہیں۔ محنت سے مشکل کام بھی آسان ہو جاتے ہیں۔ محنت کے بارے میں ایک نظم ملاحظہ ہو۔

محنت، پتھریلی، پیاسی مٹی سے پھول کھلاتی ہے
کھیت کی ہریالی، ڈالی بن جاتی ہے، پھل پاتی ہے
محنت، میدانوں کا سونا چاندی ہے کہساروں پر
محنت، ہی سے آج بشر کا ہاتھ ہے چاند ستاروں پر

جانے کتنے کانٹے ٹوٹے ان کے ننگے پاؤں میں
گاؤں والے تب بیٹھے .برگد کی ٹھنڈی چھاؤں میں
نوعِ بشر کو عزّت، عظمت، قوّت دینے والے ہیں
جن چہروں پہ گرد جمی ہے، جن ہاتھوں پر چھالے ہیں
دانہ دانہ چن کر لایا جاتا ہے انباروں میں
چلتا ہے انسان تو پھر جلتے ہیں دیے بازاروں میں

ضمیرؔ جعفری

ضمیرؔ جعفری

ضمیر جعفری اردو کے ممتاز مزاح نگار اور شاعر تھے۔ ان کا پورا نام سید ضمیر حسین جعفری تھا۔ وہ یکم جنوری ۱۹۱۶ء کو پیدا ہوئے۔ وہ بیک وقت فوجی، صحافی اور شاعر بھی تھے۔ کارزار، ضمیریات وغیرہ ان کے شعری مجموعے ہیں۔ہندوستان میں دو سال، گورے کالے سپاہی اور خدوخال وغیرہ ان کی نثری تصانیف ہیں۔ آپ کا انتقال ۱۲ مئی ۱۹۹۹ء کو ہوا۔

تعلیمی سرگرمیاں

مل کر گائیں

ضمیرؔ جعفری کی نظم 'محنت کی عظمت' ترنم کے ساتھ مل کر گائیں۔

مفہوم لکھیں

شعر پڑھیے اور مفہوم پر غور کیجیے۔

شعر	مفہوم
محنت میدانوں کا سونا چاندی ہے کہساروں پر محنت ہی سے آج بشر کا ہاتھ ہے چاند ستاروں پر	سونا اور چاندی جیسے قیمتی خزانے مزدوروں کی کڑی محنت سے ہمیں ملتے ہیں ۔انسان محنت ہی سے بڑے سے بڑے کہساروں پر پہنچ جاتے ہیں۔ آج اسی محنت کی بدولت چاند، مریخ جیسے سیاروں کی طرف ہم بڑھ رہے ہیں اور زندگی میں کامیابیاں حاصل کر لیتے ہیں۔

شعر غور سے پڑھیے اور اس کا مفہوم اپنے الفاظ میں تیار کیجیے۔

جانے کتنے کانٹے ٹوٹے ان کے ننگے پاؤں میں گاؤں والے تب بیٹھے برگد کی ٹھنڈی چھاؤں میں	----------------------------------- ----------------------------------- -----------------------------------

مقالہ پیش کریں

✍ 'دنیا کی ترقی میں مزدوروں کی اہمیت' اس موضوع پر اسکول میں ایک سمینار ہونے والا ہے۔
سمینار میں پیش کرنے کے لیے ایک مقالہ تیار کیجیے۔

مقالہ تیار کرتے وقت ان باتوں کا لحاظ رکھیں:
موضوع پر مبنی، صحیح معلومات کی فراہمی، وضاحت اور ترتیب، مناسب زبان

رائے پیش کریں

نوعِ بشر کو عزّت عظمت قوت دینے والے ہیں
جن چہروں پہ گرد جمی ہے جن ہاتھوں پر چھالے ہیں
دانہ دانہ چن کر لایا جاتا ہے انباروں میں
چلتا ہے انسان تو پھر جلتے ہیں دیے بازاروں میں

✍ ان اشعار میں شاعر مزدوروں کی مشقت اور ان کی اہمیت واضح کرتا ہے۔
بچّو! مزدوروں کے حالات بہتر بنانے کے لیے آپ کیا مشورہ دیں گے؟ لکھیے۔

شعر کی خوبیاں پہچانیں

✍ نظم 'محنت کی عظمت' میں شاعر نے مزدوروں کی مشقت اور اہمیت پر چند اشارے دیے ہیں۔ یہ اشارے نظم کی خوب صورتی بڑھاتی ہیں۔ کلاس میں چرچا کرکے ایسے اشارے ڈھونڈ نکالیے۔

جیسے: نوعِ بشر، قوت دینے والا

دیگر سرگرمی

رپورٹ تیار کریں

روئل ملز لمیٹیڈ (Royal Mills Limited) ممبئی کے ایک مشہور کپڑوں کا کارخانہ ہے۔ وہاں ایک سو مزدور کام کر رہے ہیں۔

زمرّہ	تعداد	فی صد
مرد	42	42 %
عورت	48	48%
خواجہ سرا	4	4%
خصوصی صلاحیت والا	6	6%
کل	100	100%

بچّو، جدول غور سے پڑھیں اور سوالوں کی مدد سے مزدوروں کے بارے میں ایک رپورٹ تیار کریں۔

۱۔ کس کارخانے کی جدول دی گئی ہے؟

۲۔ کارخانے میں کتنی عورتیں کام کر رہی ہیں؟

۳۔ مزدوروں میں خواجہ سرا اور خصوصی صلاحیت والے افراد کتنی فیصد ہیں؟

انمول رتن

انسان کی زندگی خوشیوں اور غموں کا ایک حسین سنگم ہے۔ کبھی خوشی تو کبھی غم اس کی زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ لیکن ان مشکلات کا سامنا کرتے ہوئے ہی اس میں آگے بڑھنے کی ہمّت و قوّت پیدا ہوتی ہے۔

گاؤں کے ایک چھوٹی سی جھونپڑی میں ایک مزدور اپنے تین بچوں کے ساتھ رہتا تھا۔ اس کی بیوی گاؤں کے اسکول کے باورچی خانے میں کام کرتی تھی۔ گھر میں غربت اور تنگ دستی کا عالم تھا۔ اکثر ایسا وقت آتا کہ کھانے کے لیے کچھ بھی نہ ہوتا۔ بچوں کو بھوکا دیکھ کر ماں کا دل تڑپ اٹھتا۔ وہ اسکول سے بچا ہوا کھانا لے آتی اور اپنے بچوں کو کھلا دیتی تھی۔

اسی درمیان ایک اور بچے نے جنم لیا۔ چار بچوں کی پرورش ماں کے لیے ایک بڑا مسئلہ تھا۔ گھر کی بدحالی اور غربت کے سبب ماں باپ بہت پریشان تھے۔

باپ فٹ بال کا بہت شوقین تھا۔ وہ اپنے بچوں کو فٹ بال کا کھلاڑی بنانا چاہتا تھا۔ ان میں سب سے چھوٹے بچے کو فٹ بال سے بہت زیادہ لگاؤ تھا۔ گول کرنے میں ناکام رہنے والے دوستوں کی حالت دیکھتا تو اکثر وہ روتا تھا۔ اسی لیے اسکول میں سب اسے کرائنگ بیبی (Crying Baby) کہہ کر پکارتے تھے۔

طالبِ علمی کے زمانے میں اسے ایک وقت کا کھانا بھی ڈھنگ سے ملنا نصیب نہ ہوتا تھا۔ جب کھانا نہ ملتا تو وہ بھوک بہلانے کے لیے فٹ بال کھیلا کرتا تھا۔

آٹھ سال کی عمر میں، اس نے ایک مقامی کلب میں کھیلنا شروع کیا اور سخت محنت کی بدولت آگے بڑھتا رہا۔

دس سال کی عمر میں اسے ایک مشہور کلب میں شامل ہونے کا موقع ملا۔

پہلی بار فٹ بال کلب سے ملی ہوئی تنخواہ اس نے اپنی ماں کے ہاتھوں میں رکھ دی کیوں کہ وہ اپنی ماں سے بہت پیار کرتا تھا۔

لگاتار کوششوں سے وہ آگے بڑھتا ہی رہا۔

لیکن افسوس کی بات یہ ہوئی کہ پندرہ سال کی عمر میں اسے دل کا مرض ہوا۔ علاج کے لیے جب وہ ڈاکٹر کے پاس گیا تو فٹ بال کھیلنے پر پابندی لگا دی۔ ڈاکٹر کی پابندی کو نظرانداز کرتے ہوئے، وہ دوبارہ فٹ بال کے میدان میں آیا۔

اٹھارہ سال کی عمر میں‌اس نے دنیا کے سب سے مشہور کلب مینچسٹر یونائیٹڈ (Manchester United) سے معاہدہ کیا۔

اس کے بعد وہ کئی مشہور کلب کے لیے کھیلتے ہوئے میدانوں کو فتح کرتا گیا۔

اپنے پیروں کی جادوگری سے اس نے پانچ بار بیلن ڈی اور (Ballon d'Or) اور چار بار گولڈن بوٹ (Golden boot) حاصل کیے۔

۲۰۱۶ء کے یوروکپ میں پرتگال کی فتح اس کی کپتانی میں ہوئی۔

وہ اپنی ماں کو ہمیشہ اپنے ساتھ اسٹیڈیم لے جایا کرتا تھا۔یہ دیکھ کر چینل والوں نے اس سے پوچھا کہ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ ”میرے بچپن کا خواب تھا کہ ایک دن میں فٹ بال کا بڑا کھلاڑی بنوں۔ اس خواب کو پورا کرنے کے لیے امّی نے خاندان کی مشکلات کے باوجود میرے لیے فٹ بال خریدا اور ہمیشہ میرا ساتھ دیا۔ ان کو میری صلاحیت پر

پورا یقین تھا۔ ان کے اسی یقین نے مجھے دنیا کا مشہور کھلاڑی بنا دیا۔“

فٹ بال کے چاہنے والوں کے دلوں کو جیتتے ہوئے وہ اب بھی فٹ بال کے ستاروں کے بے تاج بادشاہ کی حیثیت سے راج کر رہا ہے۔

ہاں! یہ کوئی اور نہیں بلکہ پرتگالی فوج کے کمانڈر ’کرسٹیانو رونالڈو‘ ہے۔

تعلیمی سرگرمیاں

پڑھیں لکھیں

- رونالڈو کا بچپن کیسا تھا؟
- رونالڈو نے زندگی میں اپنی مشکلات پر کیسے قابو پایا؟
- ”دنیا کا مشہور کھلاڑی بننے میں میری ماں کا بڑا ہاتھ ہے۔“ رونالڈو نے ایسا کیوں کہا؟

معلومات حاصل کریں۔

نیچے ایسی چند شخصیات ہیں جو اپنی مشکلات کے باوجود اعلی مقام پر پہنچ گئیں۔

ان کے بارے میں انٹرنیٹ کی مدد سے معلومات حاصل کرکے پیش کریں۔

یُوا راج سنگھ

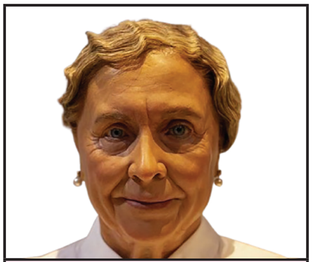

ہیلن کیلر

اسٹیفن ہاکنگ

سوانح تیار کریں

آپ کا پسندیدہ کھلاڑی کون ہے؟ آپ کیوں اسے پسند کرتے ہیں؟

پسندیدہ کھلاڑی کا سوانح تیار کیجیے۔

اشارے: زندگی کے اہم واقعات اور تجربات، جذباتی انداز، مناسب زبان

بیانیہ تیار کریں

کھیل کے ذریعہ جسمانی اور ذہنی نشوونما حاصل ہوتا ہے۔کھیل کی اہمیت پر بیانیہ تیار کریں۔

پڑھیں سمجھیں

رونالڈو اپنی ماں کو اسٹیڈیم لے گیا تھا۔	رونالڈو اپنی ماں کو اسٹیڈیم لے جایا کرتا تھا۔
اجمل صبح سویرے میدان میں آیا تھا۔	اجمل صبح سویرے میدان میں آیا کرتا تھا۔
نجمہ صبح سویرے اسکول آئی تھی۔	نجمہ صبح سویرے اسکول آیا کرتی تھی۔
اجمل اور بابو شام کو بازار گئے تھے۔	اجمل اور بابو شام کو بازار جایا کرتے تھے۔

رعایا کی خدمت

دنیا میں بعض ہستیاں ایسی بھی ہوتی ہیں جنھیں دوسروں کی خدمت کرنے میں دلی تسکین ہوتی ہے۔ ہم بہت سے ایسے لوگوں کو دیکھ سکتے ہیں جو دوسروں کی خوشیوں اور غموں میں شریک ہونے اور بے سہارا لوگوں کی مدد کرنے میں بڑی خوشی محسوس کرتے ہیں۔

آدھی رات گزر چکی تھی۔ چاندنی میں شہر مدینہ بہت ہی دلکش نظر آرہا تھا۔ ہر طرف سناٹا چھایا ہوا تھا۔

حضرت طلحہؓ اپنے گھر سے باہر نکلے۔ راستے میں کھجور کے پیڑ کی آڑ میں کسی کا انتظار کرنے لگے۔ پچھلی رات کی یاد انھیں ستا رہی تھی۔ وہ سوچنے لگے۔ ”آدھی رات گئے خلیفہ عمرؓ کہاں

جاتے ہوں گے؟ آج ضرور اس بات کا پتہ لگاؤں گا۔" تھوڑی دیر بعد دور سے ایک آدمی آتا ہوا نظر آیا۔ کون آرہا ہے؟

ہاں، یہ تو خلیفہ ہی ہیں۔ حضرت طلحہؓ ان کے پیچھے پیچھے گئے۔ خلیفہ ایک جھونپڑی کے اندر داخل ہوگئے۔ نہ سلام نہ کلام۔ خلیفہ کا یہاں کیا کام؟ طلحہؓ حیران ہو گئے۔ وہ سوچتے ہوئے بڑی بے چینی سے اپنے گھر کی طرف چلے گئے۔ رات بھر نیند نہیں آئی۔ کروٹیں بدل بدل کر اسی فکر میں لیٹے رہے۔ جب صبح ہوگئی تو سیدھے اس جھونپڑی کے پاس پہنچے اور کہا۔

" السلام علیکم"

کوئی جواب نہیں ملا۔ انھوں نے دروازے پر دستک دی۔ پھر بھی کوئی جواب نہیں۔ بھلا، یہاں تو سلام کا جواب دینے والا بھی کوئی نہیں ہے! طلحہؓ بڑ بڑانے لگے۔اتنے میں گھر کے اندر سے کسی کے کراہنے کی آواز آئی۔ کون ہے؟

" میں طلحہ ہوں۔"

" اندر آؤ بیٹے۔"

طلحہؓ اندر گئے۔ کیا دیکھتے ہیں، ایک بیچاری بوڑھی عورت بالکل کمزور ہڈی پسلی نکلی ہوئی ایک چار پائی پر بے حس پڑی ہے۔

"مجھے کچھ بھی دکھائی نہیں دیتا بیٹے۔" بڑھیا نے بڑی مشکل سے کہا۔

" کیا آپ یہاں اکیلی رہتی ہیں؟" طلحہؓ نے نرم لہجے میں پوچھا۔

" ایک بیٹا تھا وہ بھی اللہ کو پیارا ہو گیا۔ اب میرا کوئی نہیں ہے۔"

" تو پھر آپ کی دیکھ بھال کون کرتا ہے؟"

" ہر روز رات کو ایک آدمی آتا ہے۔ میری دیکھ بال کرتا ہے اور کھانا کھلا کر چلا جاتا ہے۔" بڑھیا نے دھیمی آواز میں کہا۔

" کیا وہ آپ کا کوئی رشتہ دار ہے؟"

" نہیں بیٹے، میں اس کو جانتی بھی نہیں۔ بس اس نے مجھے اتنا بتایا۔اللہ کا بندہ ہوں۔"

حضرت طلحہؓ کی آنکھیں بھر آئیں۔

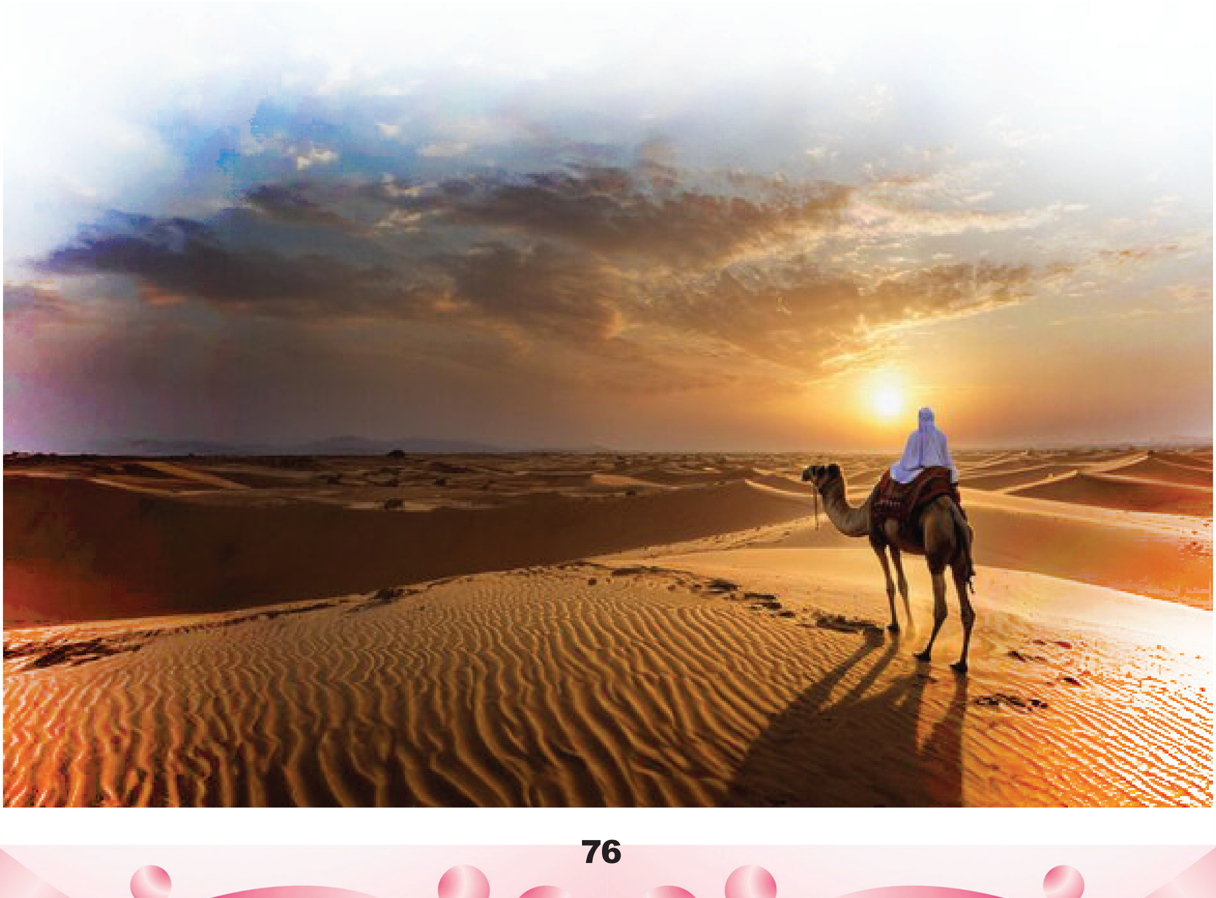

تعلیمی سرگرمیاں

پڑھیں لکھیں

- حضرت طلحہؓ کو رات بھر نیند کیوں نہیں آئی؟
- حضرت طلحہؓ کی آنکھیں کیوں بھر آئیں؟

مرکزی خیال لکھیں

- بچّو! ’کہانی رعایا کی خدمت‘ آپ نے پڑھی ہے نا؟ اس کہانی سے ہمیں کیا پیغام ملتا ہے؟ اپنے خیالات کا اظہار کریں۔

رائے پیش کریں

- ایک حاکم کو اپنی رعایا کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہیے؟ اس کہانی کی روشنی میں آپ اپنی رائے پیش کیجیے۔

کہانی کو آگے بڑھائیں

- ”نہیں بیٹے، میں اس کو جانتی بھی نہیں۔ بس اس نے مجھے اتنا بتایا۔ اللہ کا بندہ ہوں۔“ حضرت طلحہؓ کی آنکھیں بھر آئیں۔

بچّو! پھر کیا ہوا ہوگا؟ کہانی کو آگے بڑھائیے۔

واقعہ پیش کریں

کہانی 'رعایا کی خدمت' آپ نے پڑھی ہے نا؟ دنیا میں ایسے بھی کئی لوگ ہے جنھوں نے اپنی رعایا کی خوش حالی کے لیے کوششیں کی ہیں۔ اس طرح کے واقعات جمع کر کے کلاس میں پیش کیجیے۔

پڑھیں سمجھیں

محاورے پڑھیے اور مطلب سمجھیے۔

محاورہ : دو یا دو سے زیادہ الفاظ کا مجموعہ جو مصدر سے مل کر بنتا ہے اور اپنے اصل معنی کے بجائے مجازی معنی دیتا ہے۔

اللہ کا پیارا ہونا	انتقال ہونا
آسمان زمین ایک کرنا	بے حد کوشش کرنا
آستین کا سانپ ہونا	دوست بن کر دشمنی کرنا
آگ بگولا ہونا	بہت غصّہ میں آنا
آمدورفت ہونا	آتے جاتے رہنا

روزمرّے پڑھیے اور مطلب سمجھیے۔

روزمرّہ : ایسے الفاظ یا جملے کی ترتیب یا بندش جنھیں اہلِ زبان عام گفتگو میں استعمال کرتے ہیں۔

ہو نہ ہو	چاہے ہو یا چاہے نہ ہو
ہو بہو	بالکل اسی طرح
روز بہ روز	ہر دن
خواہ مخواہ	بے ضرورت، بلا وجہ
جا بجا	ہر جگہ، جگہ جگہ

فرہنگ

MENTAL HEALTH	മാനസികാരോഗ്യം	ذہنی صحت
SPEECH	പ്രസംഗം	تقریر
COUNTLESS	എണ്ണമറ്റ (ധാരാളം)	بے شمار
EXERCISE	വ്യായാമം	ورزش
DIGEST	ദഹിക്കുക	ہضم ہونا
HABIT	ശീലമാവുക	عادی ہونا
INTOXICANTS	ലഹരിവസ്തുക്കൾ	نشیلی چیزیں
LIVER	കരൾ	جگر
DEADBODY	മൃതദേഹം	لاش
CROUD	ജനക്കൂട്ടം	بھیڑ
PROUD	പ്രതാപം	وقار
INCLUDE	അകപ്പെടുക	مبتلا رہنا
ROCKY	തരിശായ (കല്ലുകൾ നിറഞ്ഞ)	پتھریلی
GREENY	പച്ചപ്പ്	ہریالی
HARVEST	ഫലമെടുക്കുക	پھل پانا
MOUNTAIN	പർ വതം	کہسار
MAN	മനുഷ്യൻ	بشر
SHADOW	നിഴൽ	چھاؤں
HUMAN RACE	മനുഷ്യ വർഗം	نوعِ بشر
HEAP	കൂമ്പാരം	انبار

To influence	സ്വാധീനിക്കുക	اثر انداز ہونا
To face	അഭിമുഖീകരിക്കുക	سامنا کرنا
Courage	ധൈര്യം	ہمّت
Look after	സംരക്ഷണം	دیکھ بھال
Nurture	പരിപാലനം	پرورش
Kitchen	അടുക്കള	باورچی خانہ
Left over food	ശിഷ്ട ഭക്ഷണം	بچا ہوا کھانا
Bad situation	ദുരവസ്ഥ	بد حالی
To fail	വിഫലമാവുക	ناکام رہنا
Meet in a proper way	ശരിയായ രീതിയിൽ ലഭ്യമാവുക	ڈھنگ سے ملنا
Remuneration	പ്രതിഫലം	تنخواہ
continuous effort	നിരന്തര പരിശ്രമം	لگاتار کوشش
Heart disease	ഹൃദ്രോഗം	دل کا مرض
To restrict / To ban	നിബന്ധന വെക്കുക	پابندی لگانا
To ignore	അവഗണിക്കുക	نظر انداز کرنا
Magic	മായാജാലം	جادو گری
Portugal	പോർച്ചുഗൽ	پرتگال
Victory	വിജയം	فتح
Ability	കഴിവ്, ശേഷി	صلاحیت
Sure	ഉറപ്പ്	یقین
Personalities	വ്യക്തിത്വങ്ങൾ	ہستیاں
Mental peace, Happiness	മനസ്സമാധാനം, സന്തോഷം	دلی تسکین

MOONLIGHT	നിലാവ്	چاندنی
SHADOW	പിന്നിൽ (മറവിൽ)	آڑ
TO MAKE TOUGH	പ്രയാസപ്പെടുത്തുക	ستانا
TO FIND OUT	കണ്ടെത്തുക	پتہ لگانا
HUT	കുടിൽ	جھونپڑی
SLEEPLESSNESS	തിരിഞ്ഞുമറിയുക	کروٹیں بدلنا
TO KNOCK	മുട്ടുക	دستک دینا
MURMURING	പിറുപിറുക്കുക	بڑبڑانا
THIN, VERY WEAK	എല്ലും തോലുമായ (മെലിഞ്ഞൊട്ടിയ)	ہڈی پسلی
UNRESPONSIVE	നിശ്ചലമാവുക	بے حس پڑنا
LOW TONE, SOUND	പതിഞ്ഞ സ്വരം	دھیمی آواز
FILL THE EYES WITH TEARS	കണ്ണു നിറയുക	آنکھیں بھر آنا
TO DIE	മരണപ്പെടുക	اللہ کو پیارا ہونا
GROANING IN PAIN	ഞരങ്ങുക	کراہنا

یونٹ۔۴

فطرت کی پکار

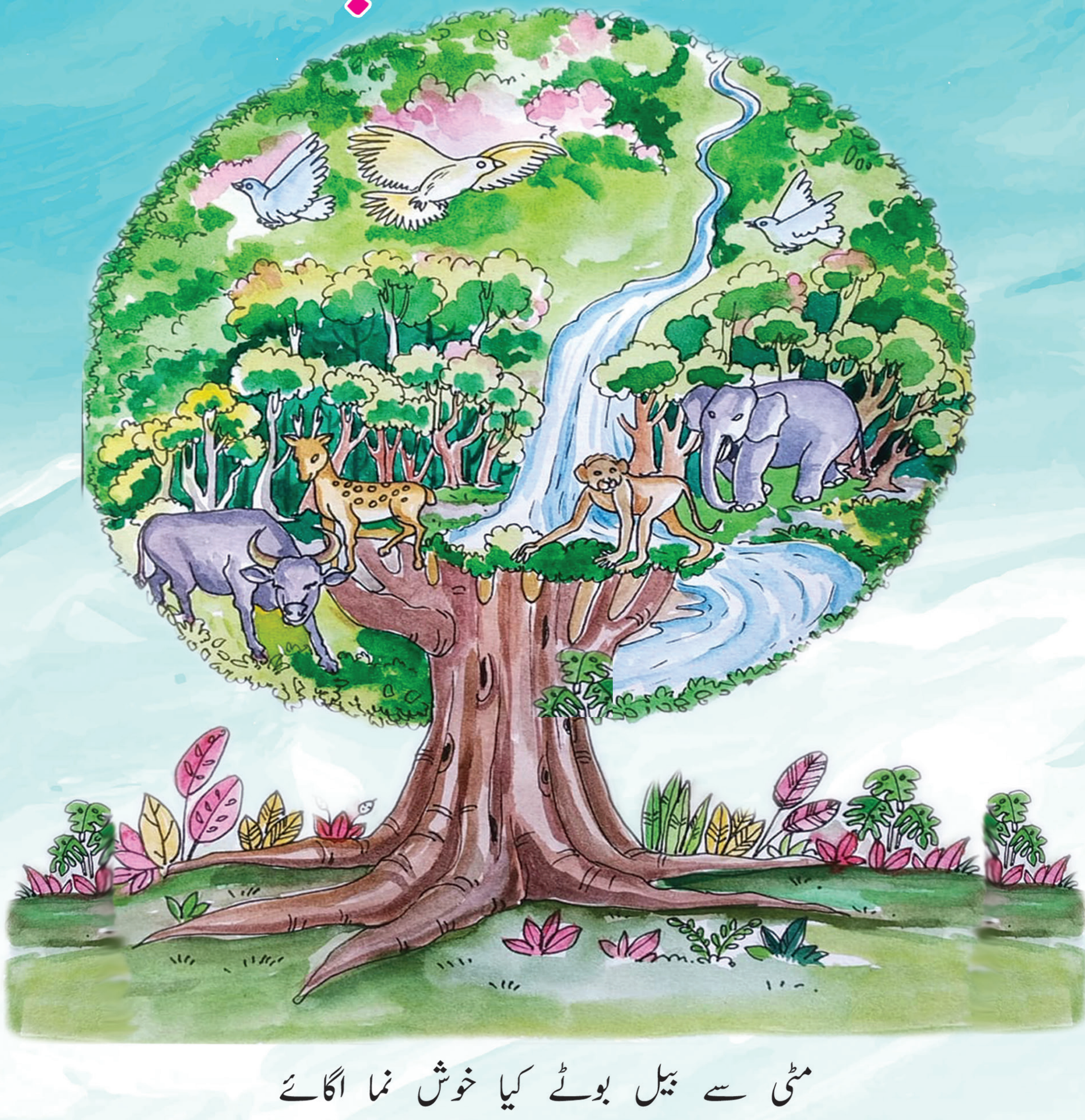

مٹی سے بیل بوٹے کیا خوش نما اگائے
پہنا کے سبزِ خلعت ان کو جواں بنایا

اسماعیل میرٹھی

ہوا

چڑیوں کی چہچہاہٹ، بارش کی بوندیں، پھولوں کی خوشبو، ہوا کا لمس اور کھیتوں کی سرسبزی لوگوں کو ہمیشہ اپنی طرف کھینچتی ہیں۔ ہوا کے بغیر فطرت کا حسن ادھورا ہے۔ یہی ہوا فطرت کو جان بخشتی ہے۔

عجب ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے
یہ گرمی میں پنکھے ہمیں جھَل رہی ہے

ہے انسان حیوان کی جان اسی سے
پھلوں اور پھولوں کی سب شان اسی سے

ہوا ہی نہ ہوتی تو پھر کیا دھرا تھا
اِدھر سانس رُکتا اُدھر دَم فنا تھا

ہمارے لیے اور باغوں میں جاکر
یہ لائی ہے پھولوں کی خوشبو اُڑا کر

سمندر سے آئی تو سوغات لائی
مٹانے کو گرمی کے، برسات لائی

ذرا دیر میں تھا نگر سارا جل تھل
ہرے ہو گئے اب تو جنگل کے جنگل

ہوا، دیکھیے گر بگڑنے پہ آئے
تو رہتے نہیں شہر، بستی، سَرائے

گرجتی ہوئی، آتی ہے سنسناتی
ہر اِک چیز کو توڑتی اور گِراتی

سمندر کی موجوں کو ایسا اُچھالا
کہ پانی کا بس بن گیا اِک ہمالا
جہازوں کے ایسے پَرخچے اُڑائے
کہ جا کر سمندر کی تہہ میں سمائے
عجب شے ہے نیّرؔ جہاں میں ہوا بھی
کہ نعمت بھی کہیے اِسے، اور بلا بھی

شفیع الدین نیّرؔ

شفیع الدین نیّرؔ

شفیع الدین نیّرؔ نے بچوں کے لیے بے حد دلچسپ نظمیں لکھی تھیں۔ نیّر صاحب سات سال کے ہی تھے جب ان کے والد کا انتقال ہو گیا۔ گیارہ سال کی عمر میں وہ دلّی پہنچے جہاں انھوں نے اخبار بیچ کر گزارا کیا۔ نیّر صاحب بہت ہی محنتی طالبِ علم تھے۔ اس لیے انھیں وظیفہ بھی ملنے لگا۔ جب وہ آٹھویں کلاس میں تھے تب عدم تعاون تحریک کے زیرِ اثر انھوں نے انگلو عربک اسکول چھوڑ کر آزاد قومی درس گاہ میں داخلہ لے لیا۔ ۱۹۵۰ء میں انھوں نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے اردو میں ایم اے کی ڈگری لی۔ نیّر صاحب بہت سادہ مزاج اور ایک اعلیٰ استاد تھے۔ ۳ جنوری ۱۹۷۸ء میں ان کا انتقال ہوا۔

تعلیمی سرگرمیاں

مل کر گائیں

- شفیع الدین نیرؔ کی نظم ’ہوا‘ مختلف طرز میں گائیں۔

پڑھیں لکھیں

- شاعر اس نظم میں ہوا کی کن کن خصوصیات کو بیان کرتے ہیں؟
- ہوا کے بگڑ جانے سے فطرت میں کیا کیا تبدیلیاں آتی ہیں؟

شاعر ہوا کو نعمت اور بلا کیوں کہتا ہے؟

تشریح کریں

سمندر سے آئی تو سوغات لائی
مٹانے کو گرمی کے، برسات لائی
ذرا دیر میں تھا نگر سارا جَل تھل
ہرے ہو گئے اب تو جنگل کے جنگل

”سمندر سے سوغات لانا“ سے کیا مراد ہے؟ ہوا اور برسات کا کیا تعلق ہے؟

- شاعر نے ان اشعار میں ہوا کے مختلف پہلوؤں کے بارے میں کیا کہا ہے؟ اشعار کی تشریح کریں۔

منظر کشی کریں

ہوا چلتے وقت فطرت میں کئی تبدیلیاں آتی ہیں۔ وہ کیا کیا ہیں؟

اشاروں کی مدد سے منظر کشی کریں۔

- ہلکی ہوا
- پھولو ں کی خوشبو
- فصلوں کی لہلہاہٹ
- گرجتی ہوئی لہریں
- ٹھنڈی ٹھنڈی فضا

نوٹ لکھیں

ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا، پُروائی، گرم ہوا اور آندھی وغیرہ ہوا کے مختلف انداز ہیں۔ یہ ہوائیں فطرت کو کئی طرح سے متاثر کرتی ہیں۔ ہوا کے کسی ایک انداز کے بارے میں نوٹ لکھیں۔

شعری خوبیاں پہچانیں

تشبیہ : کسی ایک چیز کو دوسری چیز سے ہم شکل قرار دینے کو تشبیہ کہتے ہیں۔

جیسے : پتھر جیسا دل، چاندسا چہرہ وغیرہ۔۔۔

نیچے چند اشعار ہیں۔ ان میں سے تشبیہ چن کر لکھیے اور بتائیے کہ کس کو کس سے تشبیہ دی گئی ہے۔

شعر	کس کو کس سے تشبیہ دی ہے
سمندر کی موجوں کو ایسا اُچھالا کہ پانی کا بس بن گیا اک ہمالا	اس شعر میں موجوں کو ہمالیہ پہاڑ سے تشبیہ دی گئی ہے۔

چشمۂ دامن ترا آئینۂ سیّال ہے دامنِ موجِ ہوا جس کے لیے رومال ہے	---------------------------------- ----------------------------------
ناریل کے پیڑ صف باندھے کھڑے ہیں اس طرح عیدگاہوں میں نمازی صف باندھی ہیں جس طرح	---------------------------------- ----------------------------------

اشعار لکھیں

پسندیدہ موضوع پر اشعار لکھنے کی کوشش کریں۔

آگ، پانی، مٹی، صبح، بہار

دیگر سرگرمی

'ہوا' سے متعلق اشعار پڑھیں اور مفہوم اپنے الفاظ میں پیش کریں۔

ہوا درختوں سے کہتی ہے دکھ کے لہجے میں
ابھی مجھے کئی صحراؤں سے گزرنا ہے
تلاشِ رزق میں دریا کے پنچھیوں کی طرح
تمام عمر مجھے ڈوبنا ابھرنا ہے
بچھڑ کے تجھ سے کسی دوسرے پہ مرنا ہے
یہ تجربہ بھی اسی زندگی میں کرنا ہے

اسعد بدایونی

درخت کا سایہ

کیا آپ نے کبھی پیڑوں کے سائے میں بیٹھ کر اس کے میٹھے پھل کھائے ہیں؟ کیا آپ نے کبھی کسی پرندے کو گھونسلا بناتے ہوئے دیکھا ہے؟ کیا آپ نے کبھی کسی صاف ستھرے تالاب میں تیرنے کا لطف اٹھایا ہے؟ اس طرح کی حسین یادیں زندگی کو دل کش بناتی ہیں۔ اس حسین فطرت کو بگاڑے بغیر زندگی گزارنا ہم سب کا فرض ہے۔

سڑک کے کنارے کھڑا ہوکر وہ اپنے پرانے گھر اور اس کے باغ کو دیکھنے لگا۔ اس پرانے گھر کو زیادہ تبدیلی نہیں آئی تھی۔ کٹھل کا پیڑ اب بھی گھر پر سایہ ڈالے کھڑا تھا۔ اس کو اپنی دادی کی بات یاد آئی۔

"جس گھر میں درخت کا سایہ پڑتا ہے اس گھر میں برکت ہوتی ہے۔"

جوزف نے سوچا کہ اس گھر کے موجودہ مالک کو بھی درخت کی برکتیں مل رہی ہوں گی۔

"آپ کیا دیکھ رہے ہیں؟" ایک آواز آئی۔

دیکھا تو چمکیلی آنکھوں والی ایک چھوٹی سی لڑکی اس کو دیکھ رہی تھی۔

"میں یہ گھر دیکھ رہا ہوں۔ کیا یہ تمھارا ہے؟" جوزف نے پوچھا۔

"نہیں، یہ میرے والد کا ہے۔ کیا آپ یہ گھر اپنانا چاہتے ہیں؟"

لڑکی نے تعجب سے پوچھا۔

"نہیں بیٹی! یہ میرا گھر تھا۔ میں پچیس سال پہلے اس گھر میں رہتا تھا۔ میرا بچپن اور جوانی اسی گھر میں گزری تھی۔۔۔میری دادی کے انتقال کے بعد ہم یہ گھر بیچ کر چلے گئے۔"

یہ سن کر لڑکی کچھ دیر خاموش رہی۔ پھر اس نے کہا۔

"شاید آپ اس گھر کو خریدنے کی خواہش رکھتے ہیں لیکن پیسہ نہ ہونے کی وجہ سے انکار کر رہے ہیں؟"

"نہیں بیٹی، ایسا نہیں ہے۔ میں بس اسے دیکھنا چاہتا تھا۔ جوزف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم اس گھر میں کب سے رہتی ہو؟" جوزف نے لڑکی سے پوچھا۔

"تین سال سے۔" لڑکی نے تربوز کھاتے ہوئے کہا۔

دونوں کی باتیں سن کر اس کے والد فراز صاحب باہر آئے۔ جوزف نے فراز صاحب سے اپنا تعارف کیا۔ "آیئے جوزف بھائی، بیٹھ کر باتیں کریں۔" فراز صاحب اور جوزف اپنی بیٹی کو لے کر باغ کی طرف چلے۔ چلتے ہوئے جوزف کو آم کے درخت کے نیچے پتھر کا بنچ نظر آیا جس پر اس کی دادی آرام کیا کرتی تھیں۔

"چلو یہیں بیٹھتے ہیں۔" جوزف نے کہا۔

تینوں بنچ پر بیٹھ گئے۔

مارچ کا مہینہ تھا۔ آم کے درخت پر بہت آم تھے۔ پکے آم کی خوشبو باغ میں پھیل گئی تھی۔

جوزف کچھ دیر خاموش رہا۔ اس نے آنکھیں بند کیں اور یادوں میں گم ہو گیا۔

پیانو کی موسیقی، دادا کی گھڑی کی گھنٹی، چڑیوں کی مسلسل چہچہاہٹ، دادا کے ساتھ ان کی پرانی موٹر گاڑی پر گھومنا۔۔۔

جوزف نے آنکھیں کھولتے ہوئے کہا۔ "میں بچپن میں کٹہل کے درخت پر چڑھتا تھا۔ میں نے اس میں کافی وقت گزارا تھا۔"

"کیا آپ دوبارہ پیڑ پر چڑھنا چاہتے ہیں؟" لڑکی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"نہیں، نہیں۔ اب میں نہیں چڑھ سکتا۔ چلو اُس کٹہل کے درخت کے نیچے چند منٹ بیٹھ کر باتیں کریں۔" وہ کٹہل کے سائے میں بیٹھ گئے۔

"یہ میری پسندیدہ جگہ تھی۔ کیا تم کو وہ موٹی شاخ نظر آتی ہے؟ اس کے آدھے راستے پر ایک چھوٹا سا کھوکھلا حصہ ہے جس میں، میں اپنے خزانوں کو چھپا کر رکھتا تھا۔"

"کیسے خزانے؟" لڑکی نے تعجب سے پوچھا۔

"ایسی کچھ خاص قیمتی خزانے نہیں۔ صرف چند پرانے سکّے جو میں نے جمع کیے تھے اور چند کتابیں۔" لڑکی کا تجسس بڑھ گیا۔ جوزف کی یادیں اور تازہ ہونے لگی تھیں۔ اس نے اپنی بات جاری رکھی۔

"تم جانتی ہو، میں ایک کوّا جیسا تھا تمام چمکدار چیزیں جمع کر لیتا تھا۔ ان سب چیزوں کو میں اس پیڑ کے کوکھلے حصّے میں چھپا دیتا تھا۔ان میں میرے دادا کی آئرن کراس (Iron cross) بھی تھی جو ان کو تحفے میں ملی تھی۔"

"کیا آپ کے پاس وہ آئرن کراس اب بھی ہے؟" لڑکی نے حیرت سے دریافت کی۔

"نہیں، میں نے اسے کٹھل کے درخت میں چھوڑ دیا تھا۔"

"تم یہاں بیٹھو اور میرا انتظار کرو، میں جاکر دیکھوں گی۔" یہ کہتے ہوئے لڑکی بھاگی اور کٹھل کے درخت پر چڑھنے لگی۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ اس کھوکھلے حصّے تک پہنچی۔

"مجھے مل گیا! کچھ مل گیا۔" لڑکی زور سے پکارتی ہوئی نیچے اتری۔ اس کے ہاتھ میں ایک زنگ آلود پرانا آئرن کراس تھا۔

جوزف نے آئرن کراس اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔ ”ہاں ہاں، یہی ہے۔“

”اب میں سمجھ گئی! آپ یہاں اس آئرن کراس کی تلاش میں آئے تھے۔“

جوزف نے اٹھ کر آئرن کراس لڑکی کے ہاتھ میں رکھتے ہوئے کہا۔ ”میں یہاں آئرن کراس کے لیے نہیں آیا تھا۔ اپنے بچپن کی تلاش میں آیا تھا۔“

تعلیمی سرگرمیاں

پڑھیں لکھیں

- برسوں بعد جوزف اپنے پرانے گھر کیوں آیا؟
- ’میں یہاں آئرن کراس کے لیے نہیں آیا تھا۔ اپنے بچپن کی تلاش میں آیا‘ جوزف ایسا کیوں کہتا ہے؟

خیالات لکھیں

- ”جس گھر میں درخت کا سایہ پڑتا ہے اس پر برکت ہوتی ہے۔“ جوزف کی دادی کے اس قول پر آپ کی رائے پیش کریں۔

تجرباتی نوٹ تیار کریں

- پچیس برس کے بعد جوزف اپنے پرانے گھر اور ماحول کو دیکھ کر بہت متاثر ہوا۔ وہ اپنے تجربات سوشیل میڈیا میں لکھ کر شیئر کرنا چاہتا ہے۔ جوزف کا تاثراتی نوٹ تیار کریں۔

کردار پر نوٹ لکھیں

لڑکی اور جوزف 'درخت کا سایہ' کہانی کے اہم کردار ہیں۔
ان کی خصوصیات پڑھیے اور کرداری نوٹ تیار کیجیے۔

جوزف:	پرانے گھر سے پیار، فطرت سے پیار، دادا اور دادی کی یادیں، بچپن کے کھیل
لڑکی:	جوزف سے دوستی، فطرت سے لگاؤ، پیڑ پر چڑھنا، معصوم بول چال

خیالات پیش کریں

تصویر غور سے مشاہدہ کریں۔ ماحولیات سے متعلق اپنے خیالات پیش کریں۔

چن کر لکھیں

”جوزف کو بچپن ہی سے پیڑ اور فطرت سے بہت لگاؤ تھا“۔ اس کو ثابت کرنے والے مناسب جملے کہانی سے چن کر لکھیں۔

دیگر سرگرمیاں

کہانیاں جمع کریں

فطرت سے متعلق کہانیاں جمع کر کے کلاس میں پیش کریں۔

بیانیہ تیار کریں

اک بچپن کا زمانہ تھا
اس میں خوشیوں کا خزانہ تھا
چاہت چاند کو پانے کی تھی
پر دل تتلیوں کا دیوانہ تھا
تھک کر آتا اسکول سے
پھر بھی کھیلنے جانا تھا

بچپن زندگی کا سب سے حسین اور خوشگوار زمانہ ہے۔ اشاروں کی مدد سے بچپن کے بارے میں بیانیہ تیار کریں۔

نیل کے ساحل پر

مصر، صرف قدیم آثار اور تاریخی عمارات کا نام نہیں بلکہ فطرت کے حسین مناظر کا بھی گہوارہ ہے۔ نیل ندی کی سرسبز وادیوں سے لے کر صحرا کے وسیع ریت کے ٹیلوں تک، مصر کی فطرت نے ہمیشہ سے انسانوں کو اپنی طرف متوجہ کیا ہے۔ ملیالم کے مشہور ادیب ایس۔کے پوٹیکاڈ کے لکھے ہوئے سفرنامے کا یہ حصّہ ملاحظہ ہو۔

جب میں نے مصر کا دورہ کیا تو وہاں کے ثقافتی ورثے، وہاں کی تعمیرات اور ان کی تاریخ نے مجھے بہت متاثر کیا۔دریائے نیل اور وہاں کے صحراؤں میں پانچ ہزار سال کی انسانی تاریخ مضمر ہے۔ مصر کی عالمی شہرت کو برقرار رکھنے کے لیے صرف اہرام(Pyramid) کے نظارے ہی کافی ہیں۔

میں لکسر (Luxor) سے ریل گاڑی میں شہر قاہرہ (Cairo) پہنچا۔ جب ریل گاڑی شہر قاہرہ پہنچی تو کھجوروں کے باغ اور دریائے نیل کے نظارے نے میرے دل کو بہت متاثر کیا۔ مغرب کی طرف بنے دو اہرام کو بھی ریل گاڑی سے دیکھا ۔

شہر قاہرہ میں رہنے کا بندو بست میرے ایک عرب دوست حسن نے کیا تھا۔ حسن سے میری ملاقات ریل کے سفر میں ہوئی ۔ ناشتے کے بعد میں شہر قاہرہ کے دورے کے لیے نکلا۔ قاہرہ کے گلی کوچوں میں پیدل چل کر یہاں کے بارے میں جانکاری حاصل کی۔ قاہرہ میں میری ملاقات ایک ملیالی سے ہوئی۔ اس شخص کا نام گووندن کُٹی تھاجو اوٹاپالم (Ottappalam) کا باشندہ تھا۔ وہ مجھے اپنے فلیٹ پر لے گیا۔ ان کا فلیٹ نیل ندی کے قریب ایک عمارت کی پانچویں منزل پر تھا۔ دوپہر کا کھانا کھاتے وقت ایک عرب نوجوان وہاں آپہنچا۔ گووندن کٹی نے بتایا کہ ان کا نام طاہا ہے جو ہندوستان کے سفارت خانے میں مترجم کا کام کرتے ہیں، ساتھ ہی یہ ایک صحافی بھی ہیں۔

اتوار کے دن، میں گووندن کُٹی اور طاہا کے ساتھ ڈیم کی طرف روانہ ہوا۔ ٹیکسی لے کر سنٹرل ریلوے اسٹیشن پہنچے۔ وہاں سے ڈیم جانے والی لوکل ریل گاڑی نکلنے والی تھی۔ ہم لوگ اس میں سوار ہو گئے۔ ۴۵ منٹ کے اندر ہم وہاں پہنچ گئے۔ ڈیم بہت ہی لمبا اور خوب صورت تھا۔

وہاں سے ہم نہرِ اسماعیلیہ (Ismailia Canal) پہنچے۔ گھومنے پھرنے کے لیے ہم نے سائیکل کرائے پر لی۔ نہر کے کناروں سے گزرتے ہوئے گاؤں کی خوب صورتی کا لطف اٹھایا۔ نیلا وسیع دریا اور پرسکون فضا آنکھوں کو مسرور کر رہے تھے۔

طاہا نے خیال ظاہر کیا کہ دریائے نیل میں کشتی کا سفر بھی خوب رہے گا۔ ہم نے ایک گھنٹے کے لیے تفریحی کشتی کرائے پر لی۔ کشتی کا یہ سفر میں زندگی بھر نہیں بھول سکتا۔وسیع نیلے دریا کے سینے کو چیرتے ہوئے جو نظارے میں نے دیکھے وہ خوابوں کی مانند تھے۔ بادبانی کشتیاں اپنے پروں کو پھیلائے نیلے پانی میں تیر رہی تھیں۔

گھومتے گھومتے شام ہو چکی تھی۔ اسٹیشن کی طرف جاتے ہوئے طاہا نے کہا:

”ہم کار، ریل گاڑی، سائیکل اور کشتی وغیرہ کا مزہ لے چکے ہیں، نیز پیدل بھی چلے ہیں۔ اب ہم ریلوے اسٹیشن جانے کے لیے ایک نئی سواری لیں گے۔“ میں نے حیرت سے پوچھا: ”کون سی سواری؟“ طاہا نے بڑی سنجیدگی سے جواب دیا۔ ”گدھا سواری۔“ ہم نے گدھوں کو کرایے پر لیا اور اسٹیشن کی طرف چل پڑے۔ گدھے کی یہ سواری بھی بڑی یادگار تھی۔

ایس کے پوٹیکاڈ

ان کا اصل نام شنکرن کٹی کنجی رامن پوٹیکاڈ تھا۔ وہ ملیالم کے ایک مشہور ناول نگار، سفر نامہ نگار، اور افسانہ نگار تھے۔ ان کی پیدائش ۱۴ مارچ ۱۹۱۳ء کو کالی کٹ میں ہوئی۔ پوٹیکاڈ نے اپنے سفر ناموں میں اپنے عالمی سفری تجربات کو دلچسپ انداز میں پیش کیا، جنھیں ملیالم ادب میں بے حد مقبولیت ملی۔ ۱۹۴۷ میں ان کا پہلا سفر نامہ 'کشمیر' شائع ہوا۔ ۱۹۸۰ء میں انہیں ناول ഒരു ദേശത്തിന്റെ കഥ (ایک دیس کی کہانی) کے لیے بھارت کا اعلیٰ ادبی اعزاز گیان پیٹھ ایوارڈ دیا گیا۔ انھوں نے اپنے تحریروں میں کیرلا کی ثقافت اور عالمی تجربات کو یکجا کیا، جو قاری کو ایک منفرد جہاں میں لے جاتی ہیں۔ ان کی سفر نامہ نگاری کا انداز مخصوص تھا، جس میں انسانی تجربات اور معاشرتی حقائق کو خوب صورتی سے بیان کیا گیا ہے۔ پوٹیکاڈ نے ملیالم ادب کو بین الاقوامی سطح پر پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا۔ ۲ اگست ۱۹۸۲ء میں ان کا انتقال ہوا۔

تعلیمی سرگرمیاں

پڑھیں لکھیں

ملیالم کے مشہور ادیب ایس کے پوٹیکاڈ نے شہر قاہرہ میں کیا کیا نظارے دیکھے؟

'دریائے نیل میں کشتی کا سفر زندگی بھر نہیں بھول سکتا۔'

سفر نامہ نگار نے ایسا کیوں کہا؟

خیالات واضح کریں

طاہا مصر کے سفارتی خانے میں مترجم کا کام کرتا ہے۔ وہ ایک صحافی بھی ہے۔

بچّو! مختلف زبانیں جاننے سے کون کون سی ملازمتوں کے امکانات ہیں؟ اپنے خیالات لکھیں۔

نوٹ لکھیں

اہرام مصر کا ایک عظیم ثقافتی ورثہ ہے جس نے دنیا کو متاثر کیا ہے۔ یہ آج دنیا کا ایک اہم تفریحی مقام بھی ہے۔ ملک مصر کے بارے میں آپ کیا کیا جانتے ہیں؟ اشاروں کی مدد سے نوٹ لکھیں۔

اشارے: نیل ندی، اہرام کے نظارے، شہرِ قاہرہ، نہرِ اسماعیلیہ، موٹر کار، گدھے کی سواری

سفر نامہ لکھیں

ایس کے پوٹیکاڈ نے مصر کے سفر کے تجربات دلکش انداز میں بیان کیا ہے۔ ہمیں یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہم بھی مصر کی سر زمین پر ان کے ساتھ وہاں کے دلکش نظارے دیکھ رہے ہیں۔

آپ بھی اپنے ایک سفر کے تجربات دل کش انداز میں پیش کریں۔

سفر نامہ تیار کرتے وقت ان باتوں کا لحاظ رکھیں۔		
• سفر کے تجربات	• ہم سفر	• فطرتی مناظراور دیگر نظارے
• تاریخ	• تہذیب، زبان، موسم	

دیگر سرگرمی

اپنے کسی ایک سفر کا ویڈیو تیار کریں۔ اسے اسکول چینل کے ذریعے دوسروں تک پہنچائیں۔

ویڈیو تیار کرتے وقت ان باتوں کا لحاظ رکھیں۔

- منصوبہ بندی
- اسکرپٹ کی تیاری
- آڈیو اور ویڈیو کی رکورڈنگ
- ایڈیٹنگ

فرہنگ

pyramids	പിരമിഡുകൾ	اہرام
sailing boat	പായ്കപ്പൽ	بادبانی کشتی
resident	നിവാസി	باشندہ
cultural heritage	സാംസ്കാരിക പൈതൃകം	ثقافتی ورثہ
visit	സന്ദർശിക്കുക	دورہ کرنا
rural area	ഗ്രാമപ്രദേശം	دیہی علاقہ
cool evening	തണുത്ത സായാഹ്നം	سرد شام
embassy	എംബസി	سفارتی خانہ
gift	സമ്മാനം	سوغات
City of Cairo	കയ്റോ നഗരം	شہر قاہرہ
desert	മരുഭൂമി	صحرا
muddy	മണ്ണ് പുരണ്ട	مٹیالا
vast	വിശാലം	وسیع
irrigational canals	കനാലുകൾ	آبیاری نالے
to bounce	കുതിച്ചുയരുക	اچھلنا
incomplete	അപൂർണം	ادھورا
objection	എതിർപ്പ്	اعتراض
to make arrangement	സജ്ജീകരിക്കുക	بندوبست کرنا
scattered	ചിന്നിച്ചിതറുക	پرخچے اڑانا
waving the fan	വിശറി വീശുക	پنکھے جھلنا
uproot tree	മരങ്ങൾ പിഴുതെറിയുക	پیڑ اکھاڑنا
constructions	നിർമാണങ്ങൾ	تعمیرات
tourist boat	വിനോദ സഞ്ചാര ബോട്ട്	تفریحی کشتی
straw	ചുള്ളിക്കമ്പ്	تنکا

to give life, make alive	ജീവൻ നൽകുക	جان بخشنا
to wake up	തട്ടിയുണർത്തുക	جھنجھوڑنا
full of water	സർ വത്ര വെള്ളം	جل تھل
shining eyes	തിളങ്ങുന്ന കണ്ണുകൾ	چمکیلی آنکھیں
to hide	ഒളിപ്പിക്കുക	چھپانا
roof	മേൽക്കൂര	چھپر
dusting	പൊടിപറത്തുക	خاک جھونکنا
die	ജീവൻ നഷ്ടപ്പെടുക	دم فنا ہونا
shore	തീരം	ساحل
an inn	സത്രം	سرائے
greenery	പച്ചപ്പ്	سرسبزی
coin	നാണയം	سکّہ
journalist	പത്രപ്രവർത്തകർ	صحافی
to sell	വിൽപ്പന	فروخت کرنا
palm groves	ഈന്തപ്പനത്തോട്ടം	کھجوروں کے باغ
hollow part	പൊള്ളയായ ഭാഗം	کھوکھلا حصہ
streets alleys	ഇടവഴികൾ	گلی کوچے
touch	സ്പർശനം	لمس
to impress	സ്വാധീനിക്കുക	متاثر کرنا
translator	വിവർത്തകൻ	مترجم
hidden	ഒളിഞ്ഞിരിക്കൽ	مضمر
sound of the wind	കാറ്റിന്റെ ശബ്ദം	سنسنانا
Iron cross	പട്ടാളക്കാർക്ക് ധീരതക്ക് നൽകുന്ന പതക്കം	آئرن کراس

بھارت کا آئین

(حصہ، چہارم (A))

بنیادی فرائض:

51-A بھارت کے ہر شہری کا یہ فرض ہو گا کہ وہ

ا) آئین پر کاربند رہے اور اس کے نصب العین اور اداروں، قومی پرچم اور قومی ترانے کا احترام کرے۔

۲) ان اعلیٰ مقاصد کو عزیز رکھے اور ان کی تقلید کرے جو آزادی کی تحریک میں قوم کی رہنمائی کرتے رہے ہیں۔

۳) بھارت کے اقتدار اعلیٰ، اتحاد اور سالمیت کو محکم بنیادوں پر استوار کرکے ان کا تحفظ کرے۔

۴) ملک کی حفاظت کرے اور جب ضرورت پڑے، قومی خدمت انجام دے۔

۵) مذہبی، لسانی اور علاقائی و طبقاتی تفرقات سے قطع نظر بھارت کے عوام کے مابین یک جہتی اور عام بھائی چارے کے جذبے کو فروغ دے نیز ایسی حرکات سے باز رہے جن سے خواتین کے وقار کو نہیں پہنچتی ہو۔

۶) ملک کی ملی جلی ثقافت کی قدر کرے اور اسے برقرار رکھے۔

۷) قدرتی ماحول کو جس میں جنگلات جھیلیں، دریا اور جنگلی جانور شامل ہیں محفوظ رکھے، بہتر بنائے اور جانداروں کے تئیں محبت وشفقت کا جذبہ رکھے۔

۸) دانشورانہ رویے ؔسے کام لے کر انسان دوستی اور تحقیقی و اصلاحی شعور کو فروغ دے۔

۹) قومی جائداد کا تحفظ کرے اور تشدد سے گریز کرے۔

۱۰) تمام انفرادی اور اجتماعی شعبوں کی بہتر کارکردگی کے لیے کوشاں رہے اور متواتر ترقی سے کامیابی کی منازل طے کرنے میں سرگرم عمل رہے۔

۱۱) جو والدین یا سرپرست ہیں ان کا فرض ہے کہ وہ بچوں کو جن کی عمر چھ سال اور چودہ سال کے درمیان ہے، تعلیم کے مواقع فراہم کریں۔

بچوں کے حقوق

- ★ گفتگو کرنے اور اپنے خیالات کو ظاہر کرنے کی آزادی کا حق۔
- ★ جان اور شخصی آزادی کی حفاظت کا حق۔
- ★ لاپرواہی اور غفلت سے بچنے کا حق۔
- ★ اپنی تہذیب کو جاننے اور اس کے مطابق زندگی گزارنے کی آزادی کا حق۔
- ★ ذات پات، مذہب، طبقہ، رنگ کے خیالات سے قطع نظر ہر ایک سے عزت و احترام پانے کا حق۔
- ★ دماغی جسمانی اور جنسی ایذا رسانی سے تحفظ اور احتیاط برتنے کا حق۔
- ★ بچہّ مزدوری اور خطرناک کام کاج سے چھٹکارا پانے کا حق۔
- ★ مفت اور لازمی تعلیم حاصل کرنے کا حق۔
- ★ وجود اور مکمل نشو و نما کا حق۔
- ★ حصہ داری کا حق۔
- ★ بچپن کی شادی سے حفاظت کا حق۔
- ★ کھیلنے اور پڑھنے کا حق۔
- ★ ایسے خاندان وسماجی ماحول میں پرورش پانے کا حق جس میں پیارومحبت وحفاظت ہو۔

چند اہم ذمہ داریاں

- ★ اسکول اور عام انتظامات وغیرہ کی حفاظت کرنا
- ★ اسکول اور تعلیمی سرگرمیوں میں پابندی سے حصہ لینا۔
- ★ اسکول کے حکام، اساتذہ، والدین اور اپنے ہم جماعتوں کی عزت و احترام کرنا اور انھیں ماننا۔
- ★ ذات پات، مذہب، طبقہ، رنگ کے خیالات سے قطع نظر دوسروں کی عزت و احترام کرنے اور انھیں ماننے کے لیے تیار ہونا۔

پتہ

کیرلا سمستھانہ بالاوکاشہ سمرکشنہ کمیشن

'سری گنیش' ٹی سی 2023/14 وان روس جنکشن،

کیرلا یونی ورسٹی (PO)، ترونتاپورم، 0471-2326603

ای۔میل : rtecpcr@kerala.gov.in, childrights.cpcr@kerala.gov.in

ویب سائٹ: www.kescpcr.kerala.gov.in

چیلڈ ہیلپ لائن : 1098 کرائم اسٹوپر: 1090 نربھیہ: 18004251400

کیرلا پولیس ہیلپ لائن: 0471-324300/44000/45000

Online R.T.E Monitoring : www.nireekshana.org.in